Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 58

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ محمد ابراہیم سرور

شمارہ 13

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

28 ربیع الاوّل 1430 ہجری، 26 امان 1388 ہش، 26 مارچ 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

ہمارے سب کام جذباتیت سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں۔ دنیا کی باتوں یا استہزاء کا خیال دل سے نکالتے ہوئے ہونے چاہئیں۔

ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث نبوی میں مذکور بعض دعاؤں کا خاص طور پر التزام کرنے کی تاکید۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں۔ دفتری امور میں ہدایات۔ بیت الہادی دہلی میں خطبہ جمعہ۔

دہلی سے لندن واپسی اور لندن میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

(رپورٹ مرتبہ : عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

2 / دسمبر 2008ء بروز منگل:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الہادی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے گئے اور ناظر اعلیٰ صاحب قادیان کو حضور انور نے طلب فرمایا اور مختلف امور کے تعلق میں ان سے گفتگو فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب، ایڈیشنل وکیل المال صاحب، انچارج انڈیا ڈیسک یوکے، ناظر اعلیٰ قادیان، ناظر امور عامہ قادیان اور صدر خدام الاحمدیہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باری باری ملاقات کر کے مختلف امور کے بارہ میں ہدایات حاصل کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض انتظامی امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حکومت کے متعلقہ شعبہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے سیکورٹی ڈیوٹی پر مامور ایس پی مبارک احمد صاحب نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اسی طرح بعض دیگر جماعتی عہدیداران کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلب فرمایا اور مختلف ہدایات سے نوازا اور بعض انتظامی امور کے بارہ میں ان کی رہنمائی فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سات بجے تک جاری رہیں۔ آج 20 خاندانوں کے 90 سے زائد افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور دو گھنٹے تک بعض غیر از جماعت مہمانوں سے ملاقات ہوئی۔

بعد ازاں منور خورشید صاحب ڈی آئی جی ریلوے پولیس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔ موصوف احمدی ہیں۔

ان ملاقاتوں کے بعد پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

3 / دسمبر 2008ء بروز بدھ:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور بعض جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے مختلف دفتری اور انتظامی امور کے بارہ میں ہدایات حاصل کیں۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

چھ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

117 واں جلسہ سالانہ قادیان 2008ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۷ واں جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ اب مورخہ 25-26-27 مئی 2009ء بروز سوموار، منگل وار اور بدھ وار کو منعقد کیا جا رہا ہے۔ (الحمد للہ)

احباب کرام سے اِس جوبلی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے اور جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدرقادیان | اداریہ | 26/مارچ 2009ء

ترجمة القرآن مراسلاتی کورس

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ترجمۃ القرآن کا مراسلاتی کورس ماہِ مارچ سے شروع کر دیا ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تحت اللفظ ترجمہ کے ساتھ بامحاورہ ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ ساتھ میں مشکل الفاظ کے معانی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء عظام کی بیان فرمودہ تفاسیر القرآن سے استفادہ کر کے مختصر تفسیری نوٹ بھی درج کئے گئے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق اب تک تمام بھارت سے کم و بیش اٹھارہ صد افراد اس کے ممبر بن چکے ہیں جنہیں ہر ماہ یہ مراسلاتی کورس بھجوایا جائے گا۔ اللہ کرے کہ ممبران بغور اس کا مطالعہ کر کے قرآن مجید کے علم سے آراستہ ہو کر اس کو اپنی زندگیوں میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہی قرآنی علوم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامًا فرمایا:

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں اور خیر و برکت قرآن مجید میں ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

”تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔“ (کشتی نوح صفحہ ۷۶)

قرآن مجید کی اعلیٰ و ارفع شان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْآنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا۔ (بنی اسرائیل:۸۹)

یعنی تو انہیں کہہ کہ اگر تمام انسان بھی اور جن بھی اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر نہیں لاسکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔

مذکورہ آیت سے ثابت ہے کہ قرآن مجید اپنی شان بے نظیری کو پیش فرماتا ہے اور تحدی فرماتا ہے کہ یہ ایسی بے نظیر کتاب ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس قرآن کی نظیر پیش نہیں کرسکتی۔ اب یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جس کا حقیقی علم ہمیں اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہم خود قرآن مجید کا مطالعہ کر کے اس کی بے نظیری کے گواہ نہ بن جائیں تب ہی ہم اہل دنیا کو بھی اس بے نظیر کلام کے حسن و احسان سے اطلاع دے سکتے ہیں۔

لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ پہلے خود قرآن مجید کا بغور مطالعہ کرے اور اس کے مضامین کو سمجھ کر جہاں خود اس سے فائدہ اُٹھائے وہیں اہل دنیا کو بھی اس عظیم الشان کلام کے فیض سے فیضیاب کرے۔ چنانچہ اس غرض کی تکمیل اور قرآنی علوم کا شوق پیدا کرنے کے لئے دفتر تعلیم القرآن نے اس سلسلہ کو شروع کیا ہے۔ یہ تو ایک ابتداء ہے اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان تفاسیر کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ تا کہ ہم قرآن مجید کے حقیقی علم کے وارث بن سکیں اور دنیا میں بے خوف اپنے فریضہ دعوت الی اللہ کی تکمیل کرسکیں جو خدا نے ہم پر عائد فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اس مبارک کام میں مبلغین و معلمین کرام اپنا مخلصانہ تعاون پیش کریں۔ لہٰذا مبلغین و معلمین کرام سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس مراسلاتی کورس کے پڑھنے اور سمجھنے میں احباب سے بھرپور تعاون کریں اور اس سلسلہ میں کم از کم ہفتہ وار کلاسز کا انعقاد کریں تا کہ ایک ہفتہ تک جو ممبران نے پڑھا ہے اگر اس میں انہیں کوئی مشکل ہو یا کوئی سمجھنے والی بات ہو تو سمجھائی جاسکے۔

آخر پر ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ان انعامات عظیمہ کا ذکر کرتے ہیں جو متبعین قرآن کریم کو ملتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب انسان فرقانِ مجید کی سچی متابعت اختیار کرتا ہے اور اپنے نفس کو اس کے امر و نہی کے بکلی حوالہ کر دیتا ہے اور کامل محبت اور اخلاص سے اس کی ہدایتوں میں غور کرتا ہے اور کوئی اعراض صوری یا معنوی باقی نہیں رہتا تب اس کی نظر اور فکر کو حضرت فیاضِ مطلق کی طرف سے ایک نور عطا کیا جاتا ہے اور ایک لطیف عقل اس کو بخشی جاتی ہے جس سے عجیب غریب لطائف اور نکات علم الٰہی کے جو کلام الٰہی میں پوشیدہ ہیں اس پر کھلتے ہیں اور ابرِ نیساں کے رنگ میں معارفِ دقیقہ اس کے دل پر برستے ہیں۔ وہی معارف دقیقہ ہیں جن کو فرقانِ مجید میں حکمت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ یعنی خدا جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی ہے۔ یعنی حکمت خیر کثیر پر مشتمل ہے اور جس نے حکمت پائی اس نے خیر کثیر کو پالیا۔ سو یہ علوم و معارف جو دوسرے لفظوں میں حکمت کے نام سے موسوم ہیں یہ خیر کثیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بحرِ محیط کے رنگ میں ہیں جو کلام الٰہی کے تابعین کو دیئے جاتے ہیں اور ان کے فکر اور نظر میں ایک ایسی برکت رکھی جاتی ہے جو اعلیٰ درجہ کے حقائق حقّہ اُن کے نفس آئینہ صفت پر منعکس ہوتے رہتے ہیں اور کامل صداقتیں اُن پر منکشف ہوتی رہتی ہیں اور تائیداتِ الٰہیہ ہر یک تحقیق اور تدقیق کے وقت کچھ ایسا سامان اُن کے لئے میسّر کر دیتی ہیں۔ جس سے بیان ان کا ادھورا اور ناقص نہیں رہتا اور نہ کچھ غلطی واقع ہوتی ہے۔ سو جو علوم و معارف و دقائق حقائق و لطائف و نکات و اولہ و براہین ان کو سوجھتے ہیں وہ اپنی کمیّت اور کیفیت میں ایسے مرتبہ کاملہ پر واقع ہوتے ہیں کہ جو خارق عادت ہے اور جس کا موازنہ اور مقابلہ دوسرے لوگوں سے ممکن نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ ہی نہیں بلکہ تفہیم غیبی اور تائید صمدی اُن کی پیش رَو ہوتی ہے۔ اور اسی تفہیم کی طاقت سے وہ اسرار اور انوارِ قرآنی اُن پر کھلتے ہیں کہ جو صرف عقل کی دُود آمیز روشنی سے کھل نہیں سکتے اور یہ علوم و معارف جو اُن کو عطا ہوتے ہیں جن سے ذات اور صفاتِ الٰہی کے متعلق اور عالمِ معاد کی نسبت لطیف اور باریک باتیں اور نہایت عمیق حقیقتیں اُن پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ ایک روحانی خوارق ہیں کہ جو بالغ نظروں کی نگاہوں میں جسمانی خوارق سے اعلیٰ اور الطف ہیں۔ بلکہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ عارفین اور اہل اللہ کا قدر و منزلت دانشمندوں کی نظر میں انہیں خوارق سے معلوم ہوتا ہے اور وہی خوارق اُن کی منزلتِ عالیہ کی زینت اور آرائش اور ان کے چہرہ صلاحیت کی زیبائی اور خوبصورتی ہیں۔ کیونکہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ علوم و معارفِ حقّہ کی ہیبت سب سے زیادہ اس پر اثر ڈالتی ہے اور صداقت اور معرفت ہر یک چیز سے زیادہ اس کو پیاری ہے اور اگر ایک زاہد عابد ایسا فرض کیا جائے کہ صاحب مکاشفات ہے اور اخبارِ غیبیہ بھی اُسے معلوم ہوتے ہیں اور ریاضاتِ شاقّہ بھی بجا لاتا ہے اور کئی اَور قسم کے خوارق بھی اُس سے ظہور میں آتے ہیں مگر علم الٰہی کے بارہ میں سخت جاہل ہے یہاں تک کہ حق اور باطل میں تمیز ہی نہیں کرسکتا۔ بلکہ خیالاتِ فاسدہ میں گرفتار اور عقائد غیر صحیحہ میں مبتلا ہے۔ ہر یک بات میں خام اور ہر یک رائے میں فاش غلطی کرتا ہے تو ایسا شخص طبائع سلیمہ کی نظر میں نہایت حقیر اور ذلیل معلوم ہوگا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ جس شخص سے دانا انسان کو جہالت کی بدبو آتی ہے اور کوئی احمقانہ کلمہ اس کے منہ سے سُن لیتا ہے تو فی الفور اس کی طرف سے دل متنفر ہو جاتا ہے اور پھر وہ شخص عاقل کی نظر میں کسی طور سے قابل تعظیم نہیں ٹھہر سکتا اور گو کیسا ہی زاہد عابد کیوں نہ ہو کچھ حقیر سا معلوم ہوتا ہے۔ پس انسان کی اِس فطرتی عادت سے ظاہر ہے کہ خوارقِ روحانی یعنی علوم و معارف اُس کی نظر میں اہل اللہ کے لئے شرط لازمی اور اکابر دین کی شناخت کے لئے علاماتِ خاصہ اور ضروریہ ہیں۔ پس یہ علامتیں فرقانِ شریف کی کامل تابعین کو اکمل اور اتم طور پر عطا ہوتی ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۴۵ تا ۴۴۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے سینوں کو نورِ قرآنی سے منوّر کر دے تا کہ جہاں ہم خود اس سے فائدہ اُٹھا سکیں وہیں اہل دنیا کے قلوب کو بھی اس عظیم الشان اور بے نظیر تعلیم سے فیضیاب کرسکیں۔

(منیر احمد خادم)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

فضائل قرآن مجید

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے۔ وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ملائک جسکی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اسقدر دِل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

خطبہ جمعہ

شفاء کا اصل ذریعہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے اگر اس کا اذن ہو تو دعاؤں کو شفاء کی طاقت ملتی ہے

ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے، مجدد اور محدث اور روحانی خلیفے آتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جُڑ کر قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کر کے اپنی اور دنیا کی روحانی شفاء کا انتظام کریں

(قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے حوالہ سے روحانی و جسمانی شفاؤں کا بصیرت افروز بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ---فرمودہ 26/دسمبر 2008ء بمطابق 26 رفتح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کی صفت **شَافِی** کا ذکر کرتے ہوئے جسمانی عوارض سے شفاء کے بارے میں کچھ باتیں کی تھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے علاج کے لئے بعض چیزیں پیدا کر کے ان میں شفاء رکھی ہے۔ لیکن شفاء کا اصل ذریعہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے اگر اس کا اذن ہو تو دعاؤں کو شفاء کی طاقت ملتی ہے اور آخر پر مَیں نے ذکر کیا تھا کہ بعض دفعہ تمام قسم کے علاج ناکام ہو جاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ مستحق بندوں کی دعاؤں کو سن کر شفاء عطا فرماتا ہے اور جب اس طرح واضح رنگ میں دعا سے شفاء کا معجزہ ظاہر ہوتا ہے تو ایک مومن بندے کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے تمام قدرتوں کا مالک ہونے پر ایمان پختہ ہوتا ہے۔ یہ معجزات دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک حقیقی رنگ میں حاصل ہوتا ہے اور جب یہ سب کچھ ایک مومن کو نظر آتا ہے تو نتیجتاً اس کی روحانی حالت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ تو گویا یہ چیز یعنی اپنے یا اپنے کسی پیارے مریض کا کسی خوفناک مرض سے شفاء پانا اس کا موت کے منہ سے واپس آنا جو کہ ایک جسمانی شفاء ہے مومن بندے کو روحانیت میں ترقی کی طرف لے جاتی ہے یا یوں کہہ لیں کہ بعض اوقات جسمانی شفاء سے روحانی شفاء کی بنیاد بھی پڑ جاتی ہے اور اصل میں انسانی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان روحانی طور پر ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہونے کی کوشش میں ہمیشہ لگا رہے اور ایک صحت مند اور خالص عبد بننے کے لئے اس کے قدم ہمیشہ اٹھتے رہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کہا ہے کہ میری عبادت کی طرف توجہ دو اور میرے احکامات پر عمل کرو تو جسمانی شفاؤں کے ساتھ ساتھ روحانی شفاء کے نظارے بھی ہر آن دیکھتے چلے جاؤ گے۔

اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اپنے نبی کامل ﷺ کے ذریعہ ایک کامل تعلیم ہماری روحانی شفاء کے لئے قرآن کریم کی صورت میں ہمارے لئے نازل فرمائی۔ قرآن کریم میں کئی جگہ خدا تعالیٰ نے اس بات کا ذکر فرمایا ہے کہ قرآن کریم کس کس طرح تمہارے لئے شفاء ہے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے شہد کی مکھی کے حوالے سے شفاء کا ذکر کیا تھا اور وہ جسمانی بیماریوں سے شفاء ہے۔ لیکن اگر غور کریں تو اس شہد کی مکھی کے ذریعہ روحانی شفاؤں کے راستوں کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب شہد کی مکھی کا ذکر فرمایا تو وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ (النحل:69) اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔ جس کے نتیجہ میں پھر آگے ذکر ہے کہ اس نے اونچی جگہ چھتے بنائے اور پھولوں کا رس چوس کر مختلف دوروں سے گزر کر شہد بنایا۔ جس کے بارہ میں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاس (النحل:70) کہ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے اور اس آیت کے آخر میں فرمایا کہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (النحل:70) یقیناً اس میں غور فکر کرنے والے لوگوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔ کس غور کی طرف یہاں اشارہ ہے؟ یہ اس بات کے غور کی طرف اشارہ ہے کہ ایک معمولی مکھی کو اللہ تعالیٰ نے وحی کر کے وہ راستہ دکھا دیا جس سے ایسی چیز پیدا ہوئی جو لوگوں کے لئے شفاء بن گئی۔ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم، سب اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں کہ شہد میں شفاء ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر کام کے لئے وحی الٰہی کی ضرورت ہے۔ اس لئے اے لوگو! تم میں سے بعض جو خدا تعالیٰ کی وحی کے انکاری بن جاتے ہیں اس بات پر غور کرو کہ شہد بنانے کا سارا عمل، پھولوں کا رس چوسنے سے لے کر شہد بننے تک، اللہ تعالیٰ کی وحی کی وجہ سے مکمل ہوا ہے۔ بلکہ معمولی جانور بھی اپنے کاموں کے لئے وحی کے محتاج ہیں، جن کو اپنے کاموں سے متعلق راہنمائی ملتی ہے۔ اور جانوروں، کیڑوں مکوڑوں میں اس کی اعلیٰ ترین مثال شہد کی مکھی کی وحی ہے۔ تو انسان کس طرح کہہ سکتا ہے؟ کہ وہ خود ہی ہدایت پا جائے گا یا اس کو کسی ہدایت کی ضرورت نہیں، سب کام خود بخود ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں فرمایا کہ: ایک دنیا دار انسان سمجھتا ہے کہ اس کی کوشش سے وہ اپنے مقصد حاصل کر لیتا ہے، اپنی کوشش سے اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ جبکہ اس کی کوشش بھی دعا ہی کی ایک قسم ہے اور اس کے نتیجہ میں جو تدبیر اس کے ذہن میں آتی ہے وہ بھی وحی کی ایک قسم ہے۔ پس انسان کو شہد کی مکھی کے عمل سے یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے بغیر کسی چیز کا اعلیٰ حصول ممکن ہی نہیں۔ اس لئے انسان جو اشرف المخلوقات ہے، جس کے لئے دو زندگیاں مقرر ہیں، ایک اس جہان کی اور ایک اگلے جہان کی دائمی زندگی۔ اور اگلے جہان کی زندگی کا انحصار اس جہان کے اعمال پر ہے۔ وہ اعمال کون سے ہیں، وہ جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے

اعمال پر انحصار ہے تو وہ بغیر وحی کے کس طرح اس دنیا میں کامیاب زندگی گزار کر اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔

پس انسان کی کامیاب زندگی کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزاری جائے وحی الٰہی ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے قانون بنایا ہوا ہے کہ اپنے انبیاء کے ذریعہ اپنے نیک لوگوں کے ذریعہ روحانیت کے حصول کے راستوں کی راہنمائی کرواتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے ذریعہ جو کہ انسان کامل تھے، وحی بھی کامل کی اور قرآن کریم جیسی کامل کتاب وحی الٰہی کے ذریعہ نازل ہوئی۔ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بھی شفاء ہے۔ روحانی شفاء تو ہے ہی جسمانی شفاء بھی ہے۔

ایک دفعہ کچھ صحابہؓ کسی جگہ گئے وہاں کے قبیلے کا سردار بیمار ہو گیا یا اس کو سانپ نے ڈس لیا تو ایک صحابی کو پتہ لگا اس پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ کو آ کے بتایا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کس طرح دم کیا؟ انہوں نے عرض کیا کی یا رسول اللہ! سورۃ فاتحہ کا دم کیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک دم کیا۔ تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ اس میں شفاء ہے؟۔

(بخاری کتاب الاجارۃ۔ باب ما یوتی فی الرقیۃ علی احیاء العرب بفاتحۃ الکتاب)

بلکہ وہاں یہ بھی واقعہ ہوا کہ اس سردار نے جب صحت پائی تو اس صحابی کی خدمت میں بکریوں کا ایک ریوڑ پیش کیا جو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا کہ مَیں معاوضہ نہیں لیتا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو تمہیں خود دیتا ہے اسے لینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس صحابی نے کیوں انکار کیا اس لئے کہ ہمیں یہ حکم ہے کہ قرآن کریم کو کمائی کا ذریعہ نہ بناؤ۔ آج کل کے پیروں فقیروں کی طرح جو تعویذ گنڈے کرتے اور پیسے کماتے ہیں۔ ان کے لئے یہ سبق ہے۔ بہرحال اللہ کا بڑا احسان ہے کہ احمدی اس سے محفوظ ہیں۔

پس کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم میں روحانیت کے ساتھ ساتھ جسمانی عوارض سے شفا کا بھی ذکر ہے، اور اس روحانی بیماریوں سے شفاء کے بارے میں قرآن کریم میں مختلف آیات میں ذکر آیا ہے۔ اب مَیں کچھ آیات پیش کروں گا۔ لیکن آیات پیش کرنے سے پہلے اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں آنحضرت ﷺ پر کامل کتاب نازل فرمائی۔ لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کامل کتاب کے اتارنے کے ساتھ اب وحی کے دروازے بھی بند کر دیئے ہیں۔ گو شریعت کامل ہو گئی اور دین مکمل ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے جس طرح پہلے انبیاء بھیجے اور ان پر وحی ہوتی تھی، باوجود اس کے کہ وہ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آتے تھے، اسی طرح اب بھی ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام اب بھی جاری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ تورات نازل ہوئی لیکن اس کے بعد بہت سے انبیاء بھیجے تا کہ اس کی تائید اور تصدیق کریں اور زمانے کے گزرنے سے جو لوگ عمل چھوڑ دیتے ہیں ان کی طرف ان کو توجہ دلاتے رہیں اور اس دین کی پیروی کرتے ہوئے جو اُن سے پہلے کے انبیاء پر ہوا، یا کسی شرعی نبی پر اترا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان انبیاء سے بھی ہم کلام ہوتا رہا جو بعد میں آنے والے تھے۔ اور اس سے لوگوں کے دلوں میں ایمان کی مضبوطی پیدا ہوتی رہی۔ تو فرمایا کہ اسی طرح قرآن کریم کے نزول کے بعد بھی وحی کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مثال بھی دی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم کی تعلیم کی تائید میں بھیجا۔ اس کو پھیلانے کے لئے بھیجا تا کہ اللہ تعالیٰ کے براہ راست مکالمہ و مکاشفہ کے حوالے سے قرآنی تعلیم کو مومنوں کے دلوں میں بھی صحیح رنگ میں راسخ کریں اور غیروں کو اس حوالے سے تبلیغ کریں اور دعوت دیں تا کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا اور وحی صرف پرانے قصے نہ رہیں بلکہ جاری عمل ہوتے ہوئے قرآن کریم کے تمام نقائص سے پاک تعلیم پر ایمان، آنحضرت ﷺ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اور ایمان میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”ہمارا تو یہ قول ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے، مجدد اور محدث اور روحانی خلیفے آتے ہیں“۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ”وہ دین کو منسوخ کرنے نہیں آتے بلکہ دین کی چمک اور روشنی دکھانے کو آتے ہیں“۔

پس ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو نکھار کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ وحی و الہام کا راستہ کبھی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپؑ کے مشن کو اللہ تعالیٰ کی خاص راہنمائی میں جاری رکھنا خلافت کا کام ہے۔ اور قرآن کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا ہمارا سب سے بڑا مشن ہے تا کہ دنیا کامل اور مکمل علاج سے فیض پاتے ہوئے اپنی روحانی شفاء کا بھی انتظام کر سکے۔ آج جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی قائم کردہ جماعت پر لوگ اعتراض کرتے ہیں، وہ اپنی حالت دیکھ کر خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کیا علماء اور مفسرین کے ہونے کے باوجود قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ وہ تمہارے سینوں کی کدورتیں دُور کر کے انہیں شفاء دیتا ہے۔ مسلمانوں کو کوئی فیض پہنچا رہا ہے؟ مجموعی طور پر مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ اس بات کی نفی کر رہی ہے۔ باوجود اس کے قرآن کریم موجود ہے اُن کے زُعم میں ان کے علماء اور مفسرین موجود ہیں، لیکن وہ فیض انہیں حاصل نہیں ہو رہا۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نعوذ باللہ قرآن کریم کی تعلیم میں کوئی کمی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اگر جھوٹ ہے تو اس نام نہاد دعویٰ کرنے والوں کے عملوں میں ہے جو کہتے ہیں کہ ہمیں کسی مسیح اور مہدی کی ضرورت نہیں ہے۔ جو اپنے عمل سے آنحضرت ﷺ کے حکم کا انکار کر رہے ہیں۔ قرآن کریم تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی مومنین کے لئے شفاء ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو ہمیشہ اس انعام کی قدر کرنے والا بنائے رکھے اب جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اس بارہ میں قرآن کریم کی کچھ آیات پیش کروں گا۔

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (بنی اسرائیل:83) اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔

اس آیت میں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اس میں شفاء اور رحمت ہے لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ جو مومن نہیں ان کے لئے اس میں گھاٹے کے سوا کچھ نہیں، خسارے کے سوا کچھ نہیں۔ قرآن کریم نے تو ابتداء میں ہی، سورہ بقرہ کے شروع میں ہی فرما دیا کہ ذٰلِکَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (البقرۃ:2) کہ یہ کتاب ہے جس کے خدا تعالیٰ کے کلام ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ پس یہ روحانی شفاء اور مومنوں کے لئے ہدایت ہے۔ جن کے دل گند سے بھرے ہوئے ہیں جو ہر وقت اس میں نقائص کی تلاش میں ہیں۔ یہ لوگ بغضوں اور کینوں کی وجہ سے قرآن کریم سے فیض پا ہی نہیں سکتے ان کو تو قرآن کریم صرف اور صرف گھاٹے میں بڑھائے گا۔ یہ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ انجام یا بد انجام مقدر کیا ہوا ہے۔ لیکن مومنوں کے لئے اس میں شفاء اور رحمت ہے اور وہ لوگ اس سے فیض پانے والے ہیں جو ایمان لانے کے بعد اس کی تعلیم پر عمل کر کے پھر اپنی روحانی حالتوں کے معیار بلند کرتے چلے جائیں اور اس زمانہ میں جیسا کہ مَیں نے کہا قرآن کریم کے اسرار و معارف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح بتائے جو ہمارے دلوں کی کدورتوں اور بیماریوں کو ایسے حیرت انگیز طور پر دُور کر دیتے ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ اور تب احساس ہوتا ہے کہ دوائی تو موجود تھی لیکن استعمال کا طریقہ نہیں آتا تھا۔ علاج تو کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور اب بھی کرتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا لیکن اس علاج کے ساتھ کیا کیا پرہیز ضروری ہیں یہ پتہ نہیں۔ کیونکہ ہر دوائی کے ساتھ ڈاکٹر کچھ پرہیز بھی بتاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے مسیحا کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے پاس پہنچا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”یہ خدا کا قول ہے کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی، روحانی اور جسمانی دونوں قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے۔ روحانی طور پر اس لئے کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ پر ہزارہا لوگ بیعت کرنے والے ایسے ہیں کہ پہلے ان کی عملی حالتیں خراب تھیں اور پھر بیعت کرنے کے بعد ان کے عملی حالات درست ہو گئے۔ اور طرح طرح کے معاصی سے انہوں نے توبہ کی اور نماز کی پابندی اختیار کی اور مَیں صدہا ایسے لوگ اپنی جماعت میں پاتا ہوں کہ جن کے دلوں میں یہ سوزش اور تپش پیدا ہو گئی ہے کہ کس طرح وہ جذبات نفسانیہ سے پاک ہوں۔

(حقيقة الوحي ۔روحانی خزائن ۔جلد 22صفحہ86۔حاشیہ)

پس جس کو خدا تعالیٰ نے مریضوں کو برکت دے کر شفایاب کرنے کی ضمانت دی ہے یہی اب آنحضرت ﷺ کا غلام صادق اور عاشق قرآن ہے۔جس کے ماننے سے روحوں کو شفاء نصیب ہوگی۔ بشرطیکہ تمام پرہیزوں کے ساتھ اس سے فیض اٹھانے کی کوشش کریں۔اس کے ساتھ ہی اس آیت میں ایک اور مضمون بھی واضح ہوتا ہے کہ اب مومنوں کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وہی وارث ہیں۔قرآن کریم میں درج تمام پیشگوئیاں مومنوں کے حق میں ماضی میں بھی پوری ہوئیں اور آخرین کے دور میں بھی پوری ہوں گی اور مومنین کی جماعت اور شیطان کے خلاف جو جنگ جاری ہے اس کا انجام آخر کار مومنوں کے حق میں ہی نکلنا ہے اور مخالفین نے خائب و خاسر ہونا ہے۔یہ ایک پیشگوئی ہے جو مسیح موعودؑ کے زمانے کے لئے بھی اسی طرح قائم ہے۔

پس مَیں یہاں پھر ہمدردی کے جذبے سے تمام سعید فطرت مسلمانوں سے بھی کہتا ہوں کہ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ آیا ہوں اور کہتا رہا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم کا حقیقی فیض اور شفاء اور رحمت اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جڑنے سے ہی وابستہ ہے۔کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بڑی تاکید سے اپنے ماننے والوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ آخرین میں آنے والے سے جڑو گے تو وہ فیض پاؤ گے جو پہلوں نے پایا۔پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جڑ کر قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کر کے اپنی اور دنیا کی روحانی شفاء کا انتظام کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ اس کا حق ادا کرنے والے بنتے چلے جائیں اور کبھی اس فیض سے محروم نہ ہوں۔

پھر سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (یونس:58) کہ اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نصیحت کی بات آ چکی ہے۔اسی طرح جو بیماری سینوں میں ہے اس کی شفاء بھی اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ وہ خدا جو تمام کائنات کا ربّ ہے۔زمین آسمان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی ربوبیت سے باہر ہے۔ پس اس کلام کو معمولی نہ سمجھو اور نہ ہی اس رسول ﷺ کو معمولی سمجھو جس پر یہ کلام اترا ہے۔وہ رسول جس کو ہم نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے وہ اس صفت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس کلام کے ذریعہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عذاب سے بچ سکو۔وہ تمہارے سینوں کو بیماریوں سے پاک کرتا ہے تا کہ تم روحانیت میں ترقی کر سکو۔وہ تمہاری ہدایت اور رحمت کا سامان کرتا ہے جس سے ہدایت پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والے بنو اور جب یہ سب کچھ ہوگا تبھی تم مومن کہلانے کے حقدار بنو گے۔ پس آنحضرت ﷺ پر یہ کتاب اتار کر اللہ تعالیٰ نے کُل انسانیت پر احسان کیا ہے۔

یہ ایسا کامل کلام ہے جس میں وہ تمام نصائح موجود ہیں۔ان تمام اوامر و نواہی کا ذکر ہے جو انسان کو بااخلاق انسان بنا کر پھر باخدا انسان بناتے ہیں۔پس ایسی کامل کتاب سے اے لوگو! فیض پانے کی کوشش کرو تا کہ تمہاری دنیا بھی سنور جائے اور تمہاری آخرت بھی سنور جائے۔اس دنیا اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے لگو۔پس یہ ایک انتہائی پیارا انداز ہے قرآن کریم کا اور اگر ایک عقلمند آدمی، ایک عقلمند انسان اس پر غور کرے تو یہ بات اس الزام کا رَدّ ہے جو اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ اسلام سختی سے اپنے دین کے پرچار اور اپنے احکامات کو ٹھونسنے کا حکم دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تو تمہارے رب کی طرف سے نصیحت ہے اور یہ تمہارے فائدے کے لئے ہے۔حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو جتھا بنا کر طاقتور بنانے کے لئے نہیں ہے یا انسانوں کو زیر کر کے ان پر اپنی بادشاہت قائم کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ خالصتاً تمہارے فائدے کے لئے ہے۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (النحل:126) کہ تُو حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلا۔پس یہ مَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم ہے جس میں صرف اور صرف انسانوں کی بھلائی اور بہتری کا ذکر ہے۔اور ایسی خوبصورت تعلیم ہے جو روحانی طور پر شفاء کے سامان پیدا کرتی ہے۔پس ہمیں اگر تبلیغ کا حکم ہے اسلام کا پیغام پہنچانے کا حکم ہے تو اس لئے نہیں کہ اپنی طاقت یا جتھہ بنائیں بلکہ اس لئے کہ اپنے دل میں دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا کرتے ہوئے اور ان جذبات سے پُر ہو کر انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لائیں۔ان کی روحانی بیماریوں کو دُور کریں۔انہیں بتائیں کہ یہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر اتری، اب تمہاری روحانی شفاء کا واحد ذریعہ ہے۔خدا کے لئے اسے قبول کرو اور اپنی دنیا و آخرت سنوارو۔

مَیں نے اسلام پر سختی اور شدت پسندی کے الزام کا ذکر کیا تھا۔اگر تاریخ دیکھیں تو اسلام نے دلوں کو اس قرآنی تعلیم کے ذریعہ سے ہمیشہ جیتا ہے، ماضی میں جتنی فتوحات ہوئی ہیں اسی خوبصورتی کی وجہ سے ہوئی ہیں اور آج بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح دل جیت رہے ہیں۔پس دنیا کو مَیں بتاتا ہوں کہ چند شدت پسندوں کے ناجائز عمل کی وجہ سے اسلام مخالف اور مغربی ممالک جو اسلام اور قرآنی تعلیم پر غلط الزام لگاتے ہیں انہیں بغیر سوچے سمجھے یہ الزام لگانے کی بجائے اس کی خوبصورت تعلیم کو دیکھنا چاہئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اس تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کریں تا کہ انسانیت کی شفاء کا موجب بن سکیں اور جس ہدایت اور رحمت سے ہم فیض پا رہے ہیں اس میں دوسروں کو بھی حصہ دار بنانے والے بنیں۔یہی حقیقی ہمدردی ہے جو آج ایک احمدی کو دنیا والوں سے ہونی چاہئے۔

یہاں ایک اور بات کی وضاحت کی بھی ضرورت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (یونس:58) کی اس میں شفاء ہے ہر اس بیماری کے لئے جو ان کے سینوں میں پائی جاتی ہے۔اس پر اب تک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ خیالات تو دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اچھے یا برے، ان کا دل سے کیا تعلق ہے لیکن اہل دل اس بات کے ہمیشہ قائل رہے ہیں کہ دل کا روحانیت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔اور جب قرآن کریم نے کہہ دیا تو سب سے بڑی سند تو یہی ہمارے لئے ہے لیکن مَیں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس پر بھی اب ریسرچ ہو رہی ہے کہ دل اور دماغ کا کیا تعلق ہے اور آیا جذبات اور خیالات کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے یا نہیں پڑتا۔کچھ سائنسدان اب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جذبات کا اثر پہلے دل پر ہی ہوتا ہے۔خیالات کا اثر پہلے دل پر ہی ہوتا ہے اور ایک ریسرچ یہ ہے کہ دل، ماغ کو زیادہ معلومات دیتا ہے اس کی نسبت جو دماغ دل کو بھیجتا ہے۔ابھی تو یہ جذباتی کیفیت اور بعض جسمانی عوارض تک ریسرچ ہے۔روحانیت کے تعلق کی تو دنیا دار براہ راست تحقیق نہیں کر سکتے لیکن اگر دیکھا جائے (جو ان کی ریسرچ سے بھی ثابت ہوتا ہے) کہ بعض جذبات کی کیفیت بعض برائیوں کی طرف لے جاتی ہے اور اگر اسی تناظر میں دیکھیں تو یہ دل کی روحانی بیماریاں ہی ہیں جو انسان کو ہدایت سے دور کرتی ہیں۔ بہر حال ایسے تحقیق کرنے والے بھی ہیں اور اس سے اختلاف رکھنے والے بھی ہیں جو ابھی اپنی تحقیق کر رہے ہیں۔لیکن بہر حال دنیا کی توجہ اس طرف پیدا ہو رہی ہے۔بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ شاید دل میں یہ بعض خیالات پہلے پیدا ہوتے ہیں اور پھر دماغ کو اطلاع کرتے ہیں۔اور ان کے نزدیک جو دل ہے وہ دراصل پہلے دماغ کو اطلاع کر رہا ہوتا ہے۔لیکن بعض یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں اصل میں پہلے دماغ ہے، دل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بہر حال اس طرف توجہ ہو رہی ہے۔

ہمارے ڈاکٹر نوری صاحب جو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے انچارج ہیں۔جب یہ سرکاری ملازم تھے تب بھی انہوں نے اپنے کلینک میں لکھ کر لگایا ہوا تھا کہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد: آیت 29) کہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔تو احمدی ڈاکٹر ہی یہ سوچ رکھ سکتا ہے۔یقیناً ذکر الٰہی دلوں کی تسلی کا باعث بنتا ہے۔دل کی بہت سی بیماریاں بعض جذباتی کیفیات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔پس روحانی شفاء بھی اور جسمانی شفاء بھی اللہ کے ذکر میں ہے۔اور اس کے طریقے قرآن کریم نے بڑے احسن رنگ میں کھول کر ہمیں بتائے ہیں اور اب بے شک جیسا کہ مَیں نے کہا بعض اختلاف رکھنے والے بھی موجود ہیں لیکن سائنسدانوں کی ریسرچ اس طرف چل رہی ہے۔

ضمناً مَیں یہاں ساتھ ہی یہ بھی ذکر کر دوں کہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ڈاکٹر نوری صاحب اس کے انچارج ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اور ان کا سٹاف بڑی محنت سے اس ادارے کو چلا رہے ہیں اور اب تک تو بیماریوں کی شفاء کے ایسے ایسے معجزے دیکھنے میں آ رہے ہیں کہ

حیرت ہوتی ہے۔ بلکہ بعض ڈاکٹرز جو وہاں باہر امریکہ وغیرہ سے گئے انہوں نے خود مجھے بتایا کہ ایسے ایسے کیس ہم نے ٹھیک ہوتے دیکھے کہ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح ٹھیک ہوگئے۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے ڈاکٹر بھی دعا کر کے کام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں میں شفاء رکھے اور پہلے سے بڑھ کر ان کے مریض شفاء پانے والے ہوں۔

پھر ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَ اَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۔قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۔اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ (حم سجدہ: 44) اور اگر ہم نے اسے عجمی یعنی غیر فصیح قرآن بنایا ہوتا تو وہ ضرور کہتے کہ کیوں نہ آیات کھلی کھلی یعنی قابل فہم بنائی گئیں۔ کیا عجمی اور عربی برابر ہو سکتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ وہ تو ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ہدایت اور شفاء ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرا پن ہے جس کے نتیجہ میں وہ ان پر مخفی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ایک دُور کے مکان سے بلایا جاتا ہے۔ اس سے پہلے کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں ایسی باتیں تلاش کرتے رہتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے دوسروں کو الجھاتے رہیں، دُور ہٹاتے رہیں اور اس تعلیم سے دُور رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو تو ہم دیکھ لیں گے کہ ان کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ اس دنیا میں جو چاہو کر لو لیکن یاد رکھو کہ یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے اور اس کے ساتھ استہزاء کر کے تم اپنی تباہی کے سامان کر رہے ہو۔ تمہارے استہزاء اور تمہاری باتوں سے تو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کیونکہ اس کے اندر ایک سچی تعلیم ہے۔ جھوٹ نہ اس کے قریب پھٹک سکتا ہے نہ اسے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اور جو بھی سعید فطرت ہوگا وہ بہرحال اس سے فیض پائے گا۔ اور جہاں تک بدفطرتوں کا تعلق ہے انہوں نے تو اعتراض کرتے رہنا ہے۔ یہ اعتراض کہ یہ عربی پہ کیوں اترا اور عجمی پہ کیوں اترا۔ اگر دوسری زبان میں اتارتے تو کہتے کہ عربی میں کیوں نہیں اتارا۔ جو کھلی کھلی آیات ہوتیں سمجھ آتیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہاں پھر فرمایا کہ یہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لانے والے ہیں جنہوں نے اعتراض کرنے ہیں وہ تو بہرے ہیں اور اس وجہ سے اس تعلیم کی خوبصورتی کو سن ہی نہیں سکتے، ان کو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ایک تو ان میں بہرہ پن ہے، دوسرے انہوں نے دُور کھڑے ہو کر اس بہرے پن میں اور بھی اضافہ کر لیا اور وہ اس کے قریب بھی نہیں ہونا چاہتے تا کہ ان کو سمجھ آ جائے۔ دُور کھڑے ہو کر بس اعتراض کئے جاتے ہیں اور اس بات پر غور کرنا نہیں چاہتے۔ یہی حال آج کل کے قرآن کریم پر ان اعتراض کرنے والوں کا ہے جو مغرب میں ہیں کہ بغیر سمجھے جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں اس پر اعتراض کئے چلے جا رہے ہیں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کئی ایسے ہیں، بلکہ ہندوستان کے سفر میں مجھے ایک عیسائی ملے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مَیں قرآن کریم میں سے بعض باتیں تلاش کرتا ہوں اور مَیں اس کی اسی طرح عزت کرتا ہوں جس طرح بائیبل کی۔ بہرحال ان کے کچھ سیاسی بیان بھی ہوتے ہیں لیکن کئی باتیں انہوں نے مجھے بتائیں جو انہوں نے قرآن کریم سے سیکھیں۔ جو سیکھنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ ان کو پھر ہدایت بھی دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی اکثریت کو عقل دے کہ وہ اس خوبصورت تعلیم کو سمجھنے والے ہوں اور اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکیں۔

ہمیں مسلمانوں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے ان کے سینے بھی کھولے۔ وہ بھی قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اپنی روحانی شفاء کا انتظام زمانے کے امام کو مان کر کرنے والے بنیں۔ آج کل جو دنیا میں مسلمانوں کا حال ہے۔ پہلے بھی مَیں ذکر کر آیا ہوں۔ وہ ہر سچے اور دردمند مسلمان کو خون کے آنسو رلاتا ہے کہ وہ لوگ جو دنیا کی شفاء کا دعویٰ کرنے والے ہیں، جسمانی روحانی اور دنیاوی ہر لحاظ سے مریض بنے ہوئے ہیں، محتاج بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے تا کہ وہ زمانے کے امام کو مان کر اپنی دنیاوی اور دینی ہر مرض سے شفاء پانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے کہ زمانے کے امام کو مان کر اپنی دنیاوی اور دینی ہر مرض سے شفاء پانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے کہ زمانے کے امام کو مان کر وہ اپنی کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ بحال کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اس روحانی چشمے سے ہمیشہ فیض پاتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچا کر رکھے۔ آمین

تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ

کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ خدا
کیوں بھلا بیٹھے ہو تم روزِ جزا
جو لگایا میرے مولا نے شجر
کاٹ ڈالو گے اسے کیسے بھلا ؟
شاہد و مشہود کے انکار پر
روبرو مولیٰ کے تم بولو گے کیا ؟
ظلم کرتے ہو عبث تم رات دن
کیوں بنے پھرتے ہو تم خود ہی خدا
سوچ لو کہ ظلم کی پاداش میں
کوئی بچتا تم نے دیکھا ہے بھلا ؟
خوں شہیدانِ وفا کا ظالمو !
رنگ لائے گا یقیناً جابجا
یاد رکھنا جب پکڑتا ہے خدا
پھر مسلّط سر پہ ہوتی ہے قضا
آج ہر اِک ملک میں ہر احمدی
کر رہا ہے اپنے مولیٰ سے دُعا
”کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ“

(عطاء المجیب راشد-لندن)

اعلانِ نکاح و شادی خانہ آبادی

مورخہ 28 نومبر 2008ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں مکرم انور احمد انجم ابن مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر کا نکاح ہمراہ عزیزہ زوبیہ زرین بنت مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھایا اور اسی طرح 15 دسمبر 2008ء کو شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی۔ قارئین بدر سے ہر دو خاندانوں کیلئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر 200 روپے) (مینیجر بدر)

درخواست دُعا

مکرم محمد لطیف صاحب شاکر آف لندن اپنی اور اہل وعیال کی صحت وتندرستی دینی و دنیاوی ترقیات اور بچوں کے روشن مستقبل کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (سید بشارت احمد قادیان)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

تقریر جلسہ سالانہ ۲۰۰۷ء:

توحید الٰہی اور مذاہب عالم

............(از مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان)............

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْـًٔا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

(سورہ آلِ عمران، آیت نمبر:65)

خدا تعالیٰ نے انسان کو اشراف المخلوقات بنا کر اُس کی پیدائش کی غرض یہ بیان فرمائی: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کہ میں نے انسان کے مختلف طبقات کو صرف میری عبادت کرنے اور کامل عبد بننے کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

خدا تعالیٰ کی صحیح معنوں میں عبادت کرنے اور اُس کا کامل اور عاجز عبد بننے کے لئے سب سے پہلے اُسے پہچاننے اور اس کی ذات اور صفات کا ایک حد تک عرفان حاصل کرنے کی ضرورت ہے اس کے لئے اُس نے خود یہ انتظام فرمایا کہ ہر زمانہ میں اور ہر ملک اور قوم میں وقتاً فوقتاً اپنے مامور ومُرسل کو بھیج کر اُس کا عرفان حاصل کرے اور اُس کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے۔

اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ

(سورۃُ النّحل: آیت نمبر:37)

یعنی ہم نے ہر قوم میں رسول مبعوث فرمائے اور اُنہوں نے آ کر دنیا کو یہی پیغام دیا کہ تم نے خدائے واحد ویگانہ ہی کی عبادت کرنی ہے۔ کسی اور کی نہیں، اور بتوں سے اجتناب کرنا ہے۔

گویا کہ مختلف خطّوں میں اور مختلف زمانوں میں اور مختلف لوگوں میں مبعوث ہوئے تمام رشی مُنی اوتار اور پیغمبروں کی مشترکہ تعلیم توحید پر مبنی تھی۔

غرضیکہ توحید ہی تمام مذاہب کی بنیاد اور اُن کی تمام تعلیمات کی نچوڑ ہے۔

احباب کرام! سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ توحید کی کیا تعریف ہے؟۔ اِس زمانہ کے مامور من اللہ اور عارف باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام توحید کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بُت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر وفریب ہو مُنزّہ سمجھنا اور اُس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا کوئی رازق نہ ماننا اور کوئی مُعِزّ ومُذِلّ خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اُسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اُسی سے خاص کرنا اپنا تذلّل اُسی سے خاص کرنا اپنی امیدیں اُسی سے خاص کرنا اپنا خوف اُسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہوسکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اُس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہَالِکَۃُ الذات اور بَاطِلَۃُ الحقیقت خیال کرنا۔ دوئم صفات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر ربُّ الانواع فیض رسان نظر آتے ہیں یہ اُسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین رکھنا تیسرے اپنی محبت اور صدق صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گردانا اور اُسی میں کھوئے جانا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲، صفحہ ۳۵۰)

پس توحید کی اس سے کامل اور واضح تعریف اَور نہیں ہوسکتی۔

جب ہم مختلف ادیان کا مطالعہ کرتے ہیں تو واضح رنگ میں یہی نظر آتا ہے کہ ہر مذہب کی اصل تعلیم توحید پر ہی مبنیہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ (سورۃ زخرف:46)

اور اُن سے پوچھ جنہیں ہم نے تجھ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے بھیجا تھا کہ کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ کوئی معبود بنائے تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی؟۔

مَیں اس وقت، وقت کی رعایت کے پیش نظر صرف ہندو مذہب، عیسائیت، سکھ مذہب اور اسلام کی تعلیمات پر روشنی ڈالوں گا۔ وباللہ التوفیق۔

ہندو مذہب:

مَیں سب سے پہلے حضرت کرشن جی مہاراج کی تعلیم کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ حضرت شری کرشن جی اپنے شاگرد ارجُن کے ذریعہ توحید کی یہ تعلیم دیتے ہیں:-

یعنی ایشور ہی ساری کائنات میں موجود ہے وہ تمام روحوں کو جسموں میں داخل کر کے سارے سنسار کو اپنی قدرت سے چلاتا ہے۔ اَے ارجن تو پورے طور پر اُسی خدائے واحد کے چرنوں میں اپنے آپ کو سپرد کر جس کے نتیجہ میں تجھے دائمی امن اور شانتی نصیب ہوگی۔ (بھگوت گیتا 18:61,62)

قرآن مجید بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ فرماتا ہے:-

وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ جو خدا تعالیٰ پر کامل توکل اور یقین رکھ کر اُس کی پناہ میں آجائے گا اُس کے لئے وہی ذات باری کافی ہے اور فرمایا:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (۳۱-۸۹:۲۸)

یعنی اے نفسِ مُطْمَئِنَّہ! تو اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ اس حال میں کہ تو اُسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اُس کا پسندیدہ بھی۔ پھر تیرا رب تجھے کہتا ہے کہ آ۔ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنت میں داخل ہو جا۔

ایک مشہور شلوک ہے:

کہ خدا کی ذات ایک ہی ہے لیکن وہ مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے:

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (طٰہٰ رکوع:1) اللہ اُس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ اسی کے تمام خوبصورت نام ہیں۔

بھگوت گیتا میں خدائے واحد کی وہی صفات درج کی گئی ہیں جنکا ذکر قرآن مجید میں ہے:

یعنی خدا انسان کا مقصود حیات ہے وہ رب ہے۔ وہ مالک ہے۔ وہ گواہ ہے۔ وہی ملجأ وماویٰ ہے وہی حقیقی دوست ہے وہی اوّل بھی ہے آخر بھی ہے۔ وہ خزانہ ہے وہی حیّی وقیوم ہے۔

گویا کہ گیتا میں مذکور خدا کے تمام اوصاف وہی ہیں جو قرآن مجید میں بیان فرمودہ ہیں۔ شری کرشن جی مہاراج کی طرح شری رام چندر جی مہاراج بھی خدا تعالیٰ کے ایک مامور ومرسل اور آدرش بھارت کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث شدہ ایک اوتار تھے لیکن اُن کے ماننے والوں نے انہیں بھی کرشن جی کی طرح خدا قرار دے کر اُن کی عبادت شروع کی حالانکہ ان دونوں نے کبھی بھی خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ اپنے آپ کو ایک انسان ہی قرار دیا تھا جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم الٰہی یہ اعلان فرمایا:

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔

شری رام چندر جی مہاراج نے بھی فرمایا تھا:

یعنی مَیں اپنے آپ کو صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ میں محض ایک انسان ہوں اور دشرتھ کا بیٹا ہوں۔ یُدھ کانٹھ (۱۱:۱۱۷)

نیز شری رام چندر جی مہاراج خود اپنے آپ کو خدائے واحد کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

یعنی سارے عالم کے ملجأ و ماویٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ خدا کی پناہ میں ہیں۔ میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ میں نے (خدا کی خاطر) اپنے رشتہ داروں اور مال ودولت کو ترک کر دیا ہے۔ میری ساری زندگی اور میرا سارا آرام خدا کے سپرد ہیں۔

(یُدھ کانٹھ۔ (۵-۱۹:۷)

غرض یہ کہ جس طرح حضرت شری کرشن جی مہاراج خدا تعالیٰ کے ایک مامور ومرسل اور توحید پرست تھے اسی طرح حضرت رام چندر جی مہاراج بھی متوکل علی اللہ تھے۔ آپ نے بھی کبھی اپنے آپ کو خدا قرار نہیں دیا تھا بلکہ اپنے آپ کو ایک انسان قرار دے کر توحید پرست بن کر اپنے آپ کو خدائے واحد کے سپرد فرمایا تھا گویا کہ آپ خود کامل انسان تھے۔

عیسائی مذہب

احباب کرام! اب آیئے عیسائی مذہب کی طرف کہ توحید باری تعالیٰ کے بارے میں عسائیت کیا کہتی ہے؟۔

انجیل کا اگر ہم گہرا نہیں بلکہ سرسری ہی مطالعہ کریں تو یہ حقیت واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ دیگر مذاہب کی طرح عیسائیت کی بھی بنیادی تعلیم توحید ہے۔ صرف چند حوالہ جات آپ کی خدمت میں پیشہیں۔

انجیل کہتی ہے:

ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جس کو تو نے بھیجا ہے پہچانیں۔

(یوحنا۱۷: ۳)

یعنی خدا واحد ہے اور یسوع مسیح خدا کے بھیجے ہوئے ایک رسول تھے۔

نیز بائبل کہتی ہے:-

سوائے ایک کے اور کوئی خدا نہیں اگر چہ آسمان اور زمین میں اور بہت سے خدا کہلاتے ہیں۔ چنانچہ بہترے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے۔ (کرنتھیوں ۶-۸:۴)

اسی طرح لکھا ہے:

جس خدا نے دنیا اور اس کی سب چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کر ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔

(اعمال ۱۷: ۲۴)

احباب کرام! حضرت یسوع مسیح کی تعلیم توحید کے خلاف موجودہ عیسائیت میں رائج عقیدۂ تثلیث کا نہ کوئی ذکر انجیل میں نظر آتا ہے اور نہ ہی یہ عقل و دانشمندی قبول کرتی ہے۔ چنانچہ عالمی شہرت یافتہ سائنسدان اسحٰق نیوٹن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پہلے پہل وہ ورثہ میں ملنے والے عیسائی عقائد کے پابند تھے لیکن بعد میں انہوں اپنے ایمان کو عقل اور استدلال کی کسوٹی پر پرکھا اور شعوری طور پر سائنسی جائزہ لیا تو تثلیث کے عقیدہ کا بطلان ثابت ہوا جس کا وہ برملا اظہار کرنے لگے۔ اس وقت اسحٰق نیوٹن کیمبریج

یونیورسٹی کے College of the holy and undivided trinity کے فیلو منتخب ہوئے تھے لیکن جب وہ تثلیث کے عقیدہ کے خلاف اپنا نظریہ پیش کرنے لگے تو ان سے مطالبہ کیا گیا کہ یا تو وہ اپنے عقیدہ سے دستبردار ہو جائیں یا پھر اپنے نظریات کو ترک کر کے اپنے راسخ العقیدہ عیسائی ہونے کا حلفیہ اعلان کریں۔ لیکن انہوں نے College of the holy and undivided trinity کے فیلوشپ کو ترک کرنے کو ترجیح دی جس کے نتیجہ میں انہیں سالانہ حاصل ہونے والے ایک خطیر وظیفہ سے ہاتھ دھونا پڑا۔ غرضیکہ موجودہ عیسائیت کا عقیدہ تثلیث کا حضرت یسوع مسیح کی تعلیم توحید کے ساتھ کوئی جوڑ اور ربط نہیں۔

سکھ مذہب :

جب ہم سکھ مذہب کا مطالعہ کرتے ہیں تو اُس میں بھی بہت ساری تعلیمات ایسی نظر آتی ہیں جو توحید پر مبنی ہیں۔ ان تعلیمات کے مطالعہ سے انسان اِس یقین پر صدفی صد قائم ہو جاتا ہے کہ تمام مذاہب ایک ہی خدا کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

گوور گرنتھ صاحب میں ایک جگہ یوں مرقوم ہے:

اوّل اللہ نُور اُپایا قدرت کے سب بندے
اک نور تے سب جگ اُپجیا کون بھلے کون مندے

(گورو گرنتھ صاحب:۱۳۴۹)

یعنی اوّل ذات خدا کی ہے اور اُس کے نُور اور قدرت کے سب بندے ہیں اور ایک ہی نور سے ساری کائنات معرض وجود میں آئی ہے لہذا کسی کو بُرا اور کسی کو اچھا کہنا غلط ہے سب سے پیار کرنا خدا سے پیار کرنے کے مترادف ہے۔

قرآن کریم میں بہت ساری جگہوں میں اس مضمون کو مختلف رنگ میں بیان فرمایا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ خدا ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا نُور ہے۔ یعنی ہر جگہ اُسی واہِ گورو یعنی خدائے واحد کا نُور جلوہ گر ہے۔

گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۸۸ پوڑی محلّہ پنجم میں مرقوم ہے جس کا ترجمہ یوں ہے:

جو اپنے واہِ گورو یعنی خدا کی عبادت نہیں کرتے اُن کی زندگی کسی کام کی نہیں وہ اپنی موت آپ مرتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں ایک اَور مقام میں یوں مذکور ہے:

اپنے آپ کو قربان کر کے پھر خدا ملتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا عقل کی بات ہو سکتی ہے۔

(صفحہ ۷۲۲)

آگے گرنتھ صاحب صفحہ ۹ آسا محلّہ پہلا میں یہ عبارت درج ہے:

سچے خدا کے نام کی مجھے بھوک لگتی ہے اور میری سب تکالیف اور مصیبتیں خدا کے نام کی بھوک سے دُور ہو جاتی ہیں۔

نیز فرمایا:

اپنے اندر سے تکبر ختم کرو پھر خدا کو یاد کرو تو خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاؤ گے۔ (گورو گرنتھ صاحب آسا محلّہ، صفحہ:۳۷۷)

قرآن مجید کی تعلیم بھی یہی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ

یقیناً وہ لوگ جو ہماری عبادت کے معاملہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں اور غفلت برتتے ہیں وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے جہاں وہ رُسوا ہوں گے۔ (المؤمن:٦١)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
چھوڑو غرور و کبر تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضئ مولیٰ اسی میں ہے

توحید اور اسلام :

اب آیئے اسلام کی طرف کہ اُس نے کس شاندار رنگ میں خدا تعالیٰ کی کامل اور خالص توحید کو نہایت واضح رنگ میں پیش فرمایا ہے:

قرآن مجید کی نہایت مختصر مگر نہایت جامع و مانع ایک ہی سورۃ یعنی سورۃ الاخلاص میں نہایت صفائی اور بڑی جامعیت کے ساتھ توحید کی تعلیم دی گئی ہے۔ فرماتا ہے:

قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

یعنی تو ساری دنیا میں اعلان کر دے کہ خدا تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ ہر طرح اپنے وجود میں ایک ہی ہے نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے نہ آخری نہ وہ کسی کے مشابہ ہے نہ کوئی اُس کے مشابہ۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں جبکہ سب چیزیں اُس کی محتاج ہیں۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ اُسے کسی نے جنا یعنی اُس کی ذات تناسُل اور توالُد سے پاک اور منزّہ ہے اور اُس کا مماثل اور مشابہ بھی کوئی نہیں۔

خدا تعالیٰ کے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہونے کی ایک زبردست دلیل قرآن شریف نے یہ دی ہے: لَوْکَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (الانبیاء آیت:۲۳) یعنی آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو دونوں یعنی آسمان اور زمین نظام کے لحاظ سے بگڑ جاتے۔ اگر دو خدا ہوتے تو متوازی سکیمیں دنیا میں چلتیں اس کے نتیجہ میں دنیا کا ایک حصہ ایک طرف جارہا ہوتا اور دوسرا حصہ کسی دوسری طرف جارہا ہوتا مگر ایسا نہیں ہے۔

سائنس یہ بتاتی ہے کہ ساری دنیا میں ساری کائنات میں ہمیں ایک ہی قانون چلتا ہوا نظر آرہا ہے۔

نیز خدا تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے کہ وہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہے۔ جیسا کہ فرمایا: شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُوْلُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (آل عمران:١٩)

یعنی اللہ انصاف کے مطابق یہ گواہی دیتا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور علم والے بھی یہی گواہی دیتے ہیں کہ اُس کے سوا کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

ایک اور مقام میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ آبَاءَ کُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا (٢:٢٦)

یعنی اللہ تعالیٰ کو اِس طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ داداؤں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت اور وابستگی سے یاد کرو۔

احباب کرام! یہاں خدا تعالیٰ نے اپنی توحید کے بارے میں ایک فطری تعلیم دی ہے۔ یعنی دنیا میں کوئی بھی باغیرت اور ہوش مند انسان ایک سے زائد باپوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا پسند نہیں کرتا انسان کی اس فطری غیرت کی اپیل کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح تم اپنے باپ کے ایک ہونے پر نازاں ہو اور ایک سے زائد باپ کا ہونا تمہاری غیرت کو للکارتا ہے اسی طرح تم اپنے خالق و مالک ایک خدا کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرو۔

خدا تعالیٰ کو ایک ماننے میں ایک عظیم حکمت یہ بھی پنہاں ہے کہ دنیا کے اندر پائیدار اور حقیقی امن پیدا ہو کر تمام باہمی مناقشات اور تنافر ختم ہو جاتے ہیں۔

مثلاً ایک گھر میں بچے آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں مار پیٹائی کرتے ہیں لیکن باپ کے اچانک وہاں آنے سے سب جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں اور سب بچے سہم جاتے ہیں اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ کا نظریہ پیش فرماتے ہوئے تمام مخلوقِ خدا کو خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان ہوں بدھ ہوں، سکھ ہوں، عیسائی ہوں یا کوئی اور ہوں حتی کہ خدا کا انکار کرنے والے دہریہ ہی کیوں نہ ہوں سب کو خدا کا کنبہ قرار دیا اسی طرح تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی کنبہ کے افراد قرار دے کر کسی قسم کی اونچ نیچ غریبی و امیری رنگ و نسل زبان وطبقہ کے امتیاز کے بغیر کسی کو کسی پر کسی قسم کی کوئی فوقیت اور برتری دیئے بغیر خدا تعالیٰ کو بمنزلہ باپ قرار دیا جائے اور دلوں میں یہ یقین کامل پیدا ہو جائے کہ جو بھی حدِ اعتدال سے آگے بڑھے گا اور ظلم وستم کی راہ اختیار کرے گا خدائے ذوالجلال اُسے ضرور سزا دیگا اور مظلوم کو ظالم سے اُس کا حق پورا پورا دلائے گا تو دنیا امن و شانتی کی آماجگاہ بن جائے۔ اسی حکمت کے پیش نظر اسلام تمام اہلِ مذاہب کو ہر ایک مذہب کی بنیادی تعلیم یعنی توحید باری تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے:

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

یعنی تو یہ اعلان کر دے کہ اے اہل کتاب آپ لوگ ایک ایسی بات کی طرف آ جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر اور قدرِ مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم خدائے واحد کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کریں گے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور نہ ہی ہم ایک خدا کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ارباب بنائینگے۔ پھر اگر وہ یعنی اہل کتاب پھر جائیں تو تُو اُن سے کہہ دے کہ تم گواہ رہو کہ ہم خدا کے فرمانبردار ہیں۔ (آل عمران:٦٥)

اس آیت کریمہ میں بڑے ہی لطیف رنگ میں وحدتِ انسانی کے لئے ایک نقطہ مرکزی کی نشاندہی کی گئی ہے جو تمام مذاہب کی مشترکہ تعلیم پر مشتمل ہے۔

قارئین کرام! آج انسانی قلوب میں توحید کے فقدان کی وجہ سے باہمی تعلقات اور رشتۂ اُخوت بہت بُری طرح متاثر ہے۔ آج توحید اور وحدت انسانی کے فقدان کی وجہ سے انسان مذہب اور دھرم کے نام پر عصبیت اور قومیت کے نام پر نہ صرف باہم دست و گریباں ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں بلکہ گاجر مولی کی طرح کٹ مر رہے ہیں اور اس طرح دنیا کے امن کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ توحید کو قبول کئے بغیر انسانی ذہن کبھی بھی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات پا نہیں سکتا۔ واقعات بتاتے ہیں کہ خدا کی ہستی کو تسلیم کئے بغیر کبھی بھی حقیقی امن اور سکون قلب نصیب نہیں ہوتا۔

جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ توحید باری تعالیٰ کے ساتھ مساوات انسانی کا گہرا تعلق ہے اس کے

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

متعلق شری کرشن جی مہاراج فرماتے ہیں:

یعنی اے ارجن جو انسان تمام مخلوق عالم کو بغیر تفریق کے یکساں سمجھتا ہے ان کا سُکھ اپنے سُکھ جیسا اور ان کا دُکھ اپنے دُکھ جیسا محسوس کرتا ہے وہ انسان سب سے اعلیٰ عارف گِنا جاتا ہے۔

(بھگوت گیتا-۶:۳۲)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی تعلیم ہے کہ:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

یعنی تم میں سے کوئی شخص مؤمن قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔

قارئین کرام! افسوس ہے کہ ہم نے اپنے ہی مذاہب کی ان محبت بھری تعلیمات کو فراموش کیا اور ہمارے دلوں سے توحید کا نُور بُجھ جانے کی وجہ سے باہمی رشتۂ اُخوت سے بھی ہم محروم ہوگئے۔

اس پُر آشوب اور نہایت بھیانک اور خطرناک زمانہ میں خدا تعالیٰ نے انسان کو انسانیت سکھانے کے لئے اور توحید باری تعالیٰ اور مساوات انسانی کا سبق دینے کے لئے اپنے مامور و مُرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ اپنی آمد کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

’’وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں اُن کو ظاہر کروں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اُس کا نمونہ دکھاؤں۔‘‘

(لیکچر اسلام، صفحہ ۳۴)

ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اُس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔‘‘ (پیغام صلح)

قارئین کرام! پیار و محبت اور انسانی ہمدردی میں ڈوبی ہوئی اس دردبھری آواز کی طرف کسی نے کان نہیں دھرا اور لوگ اپنی خودغرضی، سیاسی مفاد اور غلط لیڈرشپ کی وجہ سے سیدھے راستے کو نہیں دیکھ سکے۔

اس کے نتیجہ میں نفرت اور باہم حقارت کے جو کھیت اُنہوں نے بوئے تھے ان کی فصل کاٹنے کے وہ خود مستحق ہوگئے۔

جب بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ خدائی اِذن سے مسیح موعود و مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ فرما کر حقیقی توحید کی طرف دنیا کو دعوت دینے لگے تو سب سے پہلے مخالفت مسلمانوں اور ان کے نام نہاد علماء نے شروع کی یہ مخالفت بڑھتی بڑھتی اس نوبت تک پہنچ گئی کہ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے ایک آرڈیننس پاس کیا جس کی رُو سے جماعت احمدیہ پر کلمہ توحید پڑھنے پر پابندی عائد کی گئی اُن کی مسجدوں گھروں اور دوکانوں سے کلمۂ توحید مٹانے کی شرمناک مُہم شروع کی گئی۔ کئی معصو احمدی شہید کئے گئے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ کلمہ توحید کے نام پر سینکڑوں احمدی جیل خانوں میں ڈال دیئے گئے اور جھوٹے مقدمات کا سلسلہ بھی اب تک جاری ہے۔

ان مذموم حرکات کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

’’حقیقت یہ ہے، یہ کلمہ نہیں مٹا رہے یہ اپنے نام و نشان مٹانے کے سامان کر رہے ہیں۔ ان کی سیاہیاں احمدی کے دل تک نہیں پہنچ سکتیں۔ جتنا یہ ظاہری کلمہ کو مٹائیں گے اتنے ہی زیادہ روشن حروف میں احمدیوں کے دل پر کلمہ طیبہ لکھتا چلا جائے گا۔ اور ہمیشہ کی زندگی احمدیت کو عطا ہوگی۔ دلوں کے کلمہ پر دنیا کے گندہ اور کوتاہ ہاتھ نہیں پہنچ سکتے اور کوئی بھی اسے مٹانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (خطبہ فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۸۴ء)

خدا تعالیٰ آیت استخلاف میں خلافت کی برکات کا ذکر فرمانے کے بعد آخری نتیجہ نکالتا ہے کہ يَعْبُدُوْنَنِي لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا کہ صرف میری ہی عبادت کرنی ہے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا ہے گویا کہ خلافت کا توحید کے ساتھ گہرا اور اَٹوٹ تعلق اور ربط ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

’’پس آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے۔ یاد رکھیں اُمت واحدہ بنانے کا کام خلافت احمدیہ کے سپرد ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر اس مسجد میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلام امت واحدہ بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اِس دَور میں خلافت احمدیہ کے سپرد کیا ہے جو اِس سے تعلق کاٹے گا وہ اُمّت واحدہ سے اپنا تعلق کاٹ لے گا۔ اس سے مضبوطی سے چمٹ جائیں۔ اس میں کوئی خطرہ نہیں۔ اس وفا کے اندر آپ کی خدا سے وفا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وفا ہے کیونکہ خلیفۂ وقت اپنی ذات میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا......مگر جانتا ہے کہ جس منصب پر وہ فائز کیا گیا ہے اللہ اس منصب کی غیرت رکھتا ہے اور اس مضمون کو سمجھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فارسی شعر کا مزید عرفاں اس کو حاصل ہوتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

یعنی اے بے وقوف جو اس شاخ پر تبرلے کر حملہ آور ہو رہا ہے جان لے کہ یہ میری شاخ مثمر ہے اور باغباں اسے برداشت نہیں کرے گا۔

پس خلافت احمدیہ وہ شاخ مثمر ہے جس کو خدا تعالیٰ نے توحید کے پھل لگانے کے لئے دنیا میں دوبارہ سرسبز و شاداب کر کے قائم کیا ہے اس پر آپ بُری نیت سے حملہ کرینگے اِس پر آپ بدظنی سے کام لینگے تو اپنے آپ کو ہلاک کرینگے کیونکہ خدا جو اس کی پشت پناہی پر کھڑا ہے وہ کبھی برداشت نہیں کرے گا کہ خلافت کو دنیا سے مٹنے دے یہاں تک کہ وہ ثابت کرے کہ دنیا میں صرف ایک ہی دین ہو جو دین اسلام ہے۔ توحید ساری دنیا میں پھیل جائے اور محمدﷺ آخری دائمی نبی کے طور پر تمام دنیا کو قبول ہو جائے خدا کرے ایسا ہی ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا پر ایمان لانے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہوسکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا کیونکہ اُس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں۔ لیکن بناوٹی خدا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے۔ وہ بجائے دلائل بیان کرنے کے ہر ایک بے ہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۵)

یہ اقتباس پیش کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:-

’’پس یہ ہے امن بخشنے والا خدا جس پر ایمان کی مضبوطی اُسے ہر مخالف کے مقابل پر جرأت دلاتی ہے ......ایمان دیکھنا ہے تو آج احمدیوں میں دیکھیں اور کلمہ (توحید) کو اپنے سینہ سے اُترنے نہیں دیا۔ اور اس وقت جیلیں بھر دیں۔ مردوں عورتوں اور بچوں نے ایمان کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اِس دنیا میں طمانیت قلب عطا فرمائی تھی اور اپنے وعدے کے مطابق ان کو ہمیشہ خوف سے امن کی حالت میں بدلنے کے نظارے دکھائے تھے اور اِس بات نے اُن کے ایمانوں کو مزید مضبوطی بخشی کہ جس خدا نے یہاں وعدے پورے کئے ہیں اگلے جہاں میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے کرے گا۔

آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک منادی سُنا کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

’’ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دَوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ یہ تمہارا خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو خدا تمہارا ہے۔ (کشتی نوح، صفحہ 19-20)

اللہ تعالیٰ دنیا کو اس زمانہ کے مامور من اللہ کی اِس درد بھری پکار کو سُننے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ دنیا میں دائمی امن اور سکون قائم ہو۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

الیس اللہ بکاف عبدہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَكَانَكَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Emal: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

ملکی رپورٹیں

قادیان دارالامان میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

مورخہ ۱۰؍مارچ کو صبح نو بجے مسجد اقصیٰ میں محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرنے کی لوکل انجمن احمدیہ قادیان کو توفیق ملی۔ مقبول احمد متعلم جامعۃ المبشرین قادیان نے قرآن کریم کی تلاوت۔ مکرم تنویر احمد ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھ کر سنائے۔

پہلی تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون نے ''سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامِ ختم نبوت'' کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج دنیا میں ہر چھٹا آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے نمازوں میں درود شریف پڑھا جاتا ہے دنیا میں کوئی بھی نبی یا کوئی بھی شخص نہیں ہے جس پر اتنی کثرت سے درود و سلام بھیجا جاتا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی آیت کریمہ ماکان محمد اباا حد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کی نہایت حسین پیرایہ میں تفسیر بیان فرمائی۔ لفظ خاتم کے معنی بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر خاتم کے معنی ختم کرنا تسلیم کیا جائے تو آپؐ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس طرح آسکتے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہر نبی میں جو خوبیاں پائی جاتی تھیں وہ سب یکجائی طور پر آپؐ میں جمع ہیں اور ہر خوبی میں آپؐ نے اپنے آپ کو کمال تک پہنچایا۔ آخر میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وارفع مقام کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں واضح کیا۔

تقریر کے بعد عزیز فرحان احمد ظفر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے   کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقف جدید بیرون نے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کی سیرت عبادات کے آئینہ کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت گذاری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہروقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل خدا کی یاد میں محو رہتا تھا۔ نیند کے عالم میں بھی آپؐ دل جاگ رہا ہوتا تھا اور آنکھیں سوتی تھیں۔ موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں آنحضرتؐ کے دِل میں جو اپنے خدا کے لئے غیرت پائی جاتی تھی کی چند مثالیں تاریخ اسلام سے پیش کیں۔

آخر پر محترم صدر اجلاس ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے موقعہ کی مناسبت سے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا بعدہٗ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(مبشر احمد بدر لوکل مربی و نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ مصلح موعودؓ کا انعقاد

کشن گڑھ: مورخہ ۲۲؍فروری کو احمدیہ مسجد کشن گڑھ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب واجد علی صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت کلام پاک، نظم خوانی اور پیشگوئی کا مکمل متن پیش کرنے بعد علی الترتیب مکرم واجد علی صاحب صدر جماعت، مکرم محمد سلیمان صاحب معلم وقف جدید اور عزیز وسیم خان ابن اکرام خان صاحب آف روپن گڑھ اور ایک معمر بزرگ علی خان صاحب، مکرم مہر دین صاحب آف ٹاٹا اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کے انتظام کی وجہ سے آواز کافی دور تک جاتی رہی۔ بعد اختتام جلسہ خوشی کے اس موقعہ پر حاضرین مجلس کی چائے اور مٹھائے سے تواضع کی گئی۔

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ کشن گڑھ)

کشن گڑھ لجنہ و ناصرات: کشن گڑھ کی لجنہ و ناصرات نے یوم مصلح موعودؓ شاندار طریق پر منایا۔ پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۰؍فروری کو منعقد ہوا، سب سے پہلے احمدیہ مسجد کے احاطہ میں ایک دلچسپ ورزشی پروگرام رکھا گیا۔ رسہ کشی، میوزیکل چیئر، رومال گیم وغیرہ ان تمام پروگرام میں ممبرات لجنہ و ناصرات نے خوشی خوشی حصہ لیا۔ ورزشی مقابلہ کے بعد لجنہ ہال میں صدر لجنہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت، نظم خوانی کے بعد عزیزہ نادیہ قیام نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد یوم مصلح موعودؓ کے پسمنظر میں لجنہ اور ناصرات کی تین تقاریر ہوئیں۔ دورانِ تقاریر دو نظمیں بھی ہوئیں۔ حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(امۃ الرشید صدر لجنہ کشن گڑھ راجستھان)

اڈہ روڈ: مورخہ ۲۰؍فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد نور میں زیر صدارت مکرم شیخ حسین صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ مکرم شیخ باجی صاحب کی تلاوت اور مکرم سلیم صاحب کی نظم خوانی کے بعد متن پیشگوئی مکرم مولوی مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولوی شیخ سید باجی صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعود کا تلگو ترجمہ سنایا۔ بعدہٗ خاکسار نے تقریر کی۔

کونڈہ پاڑو: مورخہ ۲۰؍فروری زیر صدارت مکرم شیخ حسین اجیّہ (عرف ارجُن راؤ) نائب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیز سورہ خان صاحب نے کی اور نظم عزیز سلیمان نے سنائی۔ متن پیشگوئی مکرم مولوی محمد یعقوب پاشا صاحب نے اردو اور تلگو میں پڑھ کر سنایا اور مختصر سیرت حضرت مصلح موعودؓ بیان کی۔

کوروپاڑو: مورخہ ۲۰؍فروری کو بعد نماز مغرب مسجد طاہر میں زیر صدارت مکرم شیخ قاسم صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم شیخ رزّاق صاحب نے کی اور نظم مکرم وسیم احمد صاحب نے پڑھی۔ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ مکرم مولوی محبوب پاشا صاحب نے سنایا اور مختصر سیرت بیان کی۔

پٹی سمنہ: مورخہ ۲۰؍فروری کو زیر صدارت مکرم شیخ میرا صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک شیخ باجی نے کی نظم مکرم مولوی شیخ عبدالسلام صاحب نے سنائی اور متن پیشگوئی مصلح موعود سنا کر اس کی تشریح کی۔

ایلینڈی پیٹہ: ۲۰؍فروری بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم شیخ علی صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم باری امام صاحب نے کی اور نظم شیخ مدینہ صاحب نے سنائی اور مکرم مولوی رفیق صاحب نے متن پیشگوئی سنا کر تقریر کی۔

آڈاملّی: مورخہ ۲۱؍فروری کو زیر صدارت مکرم شیخ پاپا صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم مولوی شیخ سالار صاحب نے کی۔ نظم شیخ داؤد صاحب نے پڑھی اور متن پیشگوئی مولوی شیخ سالار صاحب نے سنایا اور مختصر تقریر کی۔

چٹیالہ: مورخہ ۲۱؍فروری کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم شیخ محبوب سُبحانی صاحب نائب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیز امیر نے کی اور نظم مولوی ناظر خان صاحب نے سنائی اور متن پیشگوئی اور مختصر تقریر کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

ریڈی گوڑیم: مورخہ ۲۲؍فروری کو زیر صدارت مکرم شیخ ناگور صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیز اکبر نے کی نظم مولوی ظفر احمد خان نے سنائی اور متن پیشگوئی مصلح موعودؓ مکرم مولوی شیخ باجی صاحب نے سنایا۔ تمام مقامات میں دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

(ایچ ناصر الدین مبلغ سلسلہ ویسٹ گوداوری اے پی)

سری نگر: مورخہ ۲۰ فروری کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں محترم پروفیسر میر عبدالحمید صاحب قائمقام امیر کی صارت میں جلسہ ہوا۔ محترم مولوی فیروز احمد صاحب خان معلم وقف جدید ہچہ مرگ نے تلاوت کر کے اُن آیات مبارکہ کا اردو ترجمہ سنایا۔ خاکسار نے پیشگوئی متن سنایا۔ بعدہٗ محترم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ، محترم الحاج خواجہ شمس الدین صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے موقعہ پر موجود مرد وزن و اطفال کی چائے سے تواضع کی گئی۔ خدام الاحمدیہ سرینگر نے تمام کام خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ (ارشاد احمد معلم سلسلہ حال سرینگر کشمیر)

مالیٹر کوٹلہ: مورخہ ۱۹؍فروری کو بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم صدر صاحب مالیر کوٹلہ نے کی۔ نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد مہمانوں کی چائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ ۱۹ افراد جلسہ میں حاضر ہوئے۔ (سید اقبال احمد معلم سلسلہ مالیر کوٹلہ)

اٹارسی: بعد نماز فجر اجتماعی تلاوت کی گئی اور وقار عمل ہوا۔ جس میں مسجد اور اردگرد کے علاقہ میں صفائی کی گئی۔ جماعت احمدیہ اٹارسی نے مورخہ ۲۰؍فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت مکرم تفضّل حسین صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ مکرم ابصار حسین صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم صدر صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا اور مکرم عبدالحفیظ صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ ترانہ اطفال و وقف نو بچوں نے پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بذریعہ ایم ٹی اے سنا گیا۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا کروائی بعدہٗ احباب جماعت اور مشن کے آس پاس کے غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ بعد نماز مغرو عشاء احباب جماعت کے علاوہ ۵۰ غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ (حمد احمد مبلغ سلسلہ اٹارسی۔ ایم پی)

درخواست دُعا بابت امتحانات

نصرت ویمن کالج کی بچیوں کے بورڈ و یونیورسٹی کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ امتحانات میں نمایاں کامیابی کیلئے احباب جماعت اور تمام قارئین بدر سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح تمام طلباء جو امتحانات دے رہے ہیں یا دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کو نمایاں کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

(پرنسپل ویمن کالج قادیان)

بقیہ رپورٹ از صفحہ اوّل

العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور بعض جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنے دفتری امور کے متعلق ملاقات کی۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور لندن سے جانے والی ایم ٹی اے کی ٹیم کے انچارج مکرم منیر عودہ صاحب اور ناظر صاحب نشر واشاعت قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اموراور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں ہدایات دیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

4/دسمبر 2008ء بروز جمعرات:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت واقفین زندگی خاندانوں اور خدمت کرنے والے کارکنان کے چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ بعدازاں ان خاندانوں کے افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ پانچ خاندانوں کے 21 ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت سکول جانے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد حسب ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مکرم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان، مکرم ناظر صاحب امور عامہ قادیان، اور فاتح احمد خان صاحب انچارج مرکزی انڈیا ڈیسک یوکے نے مشترکہ طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کے تعلق میں مختلف امور اور معاملات کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں۔ یہ میٹنگ آٹھ بجے تک جاری رہی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

5/دسمبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ انٹرنیٹ سسٹم کے ذریعہ MTA پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ پونے دو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے امتہ الرحمٰن صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 9 خاندانوں کے 41 ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ سکول اور کالج جانے والے بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ان خاندانوں سے ملاقات کے بعد پروگرام کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظران اور نائب ناظران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ یہ میٹنگ قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف امور اور معاملات کے جائزے لئے اور بڑی تفصیل کے ساتھ انتظامی امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الہادی تشریف لے آئے جہاں کارکنان نے اور موجود احباب نے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ تصاویر ساتھ ساتھ بن رہی تھیں۔ مصافحہ کے پروگرام کے بعد دہلی میں موجود انجمن کے جملہ ناظران اور نائب ناظران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف چندی گڑھ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے آئے تھے۔

یہ ملاقات نو بجے تک جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر سے رہائشگاہ پر جانے کے لئے باہر نکلے تو قاذقستان سے آنے والے رشین احمدی دوست نورم Taibektegi صاحب کھڑے تھے۔ موصوف اپنے ایک تعلیمی پروگرام کے تحت قاذقستان سے قادیان جانے کے لئے آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظر جب ان پر پڑی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دفتر تشریف لے گئے اور موصوف کو شرف ملاقات سے نوازا۔ اور ان کے آئندہ پروگرام کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ناظر اعلیٰ صاحب قادیان، ناظر صاحب امور عامہ، صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم فاتح احمد خان ڈاہری انچارج مرکزی انڈیا ڈیسک لندن کو طلب فرمایا اور موجودہ نامساعد حالات کے پیش نظر قادیان اور وہاں کے ماحول اور حفاظتی انتظامات کے تعلق میں بعض انتظامی ہدایات دیں اور مختلف امور کے تعلق میں فیصلے فرمائے۔ یہ میٹنگ ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دہلی سے واپس لندن روانگی

آج تبدیل شدہ پروگرام کے مطابق دہلی سے واپس لندن روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9/دسمبر 2008ء کو خطبہ عیدالاضحیٰ ارشاد فرماتے ہوئے اس واپسی کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:

''قادیان کے جلسہ میں شرکت کے لئے مَیں انڈیا گیا تھا۔ انڈیا کے جنوبی حصہ میں تھا کہ واپسی کا بہت مشکل فیصلہ کرنا پڑا۔ مگر جماعت کے مفاد اور خدا کی رضا کو سمیٹنے کے لئے یہ فیصلہ کیا۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کے نتائج کامیابی کے نکالے۔ یہ قادیان والوں اور پاکستان والوں کی بہت بڑی قربانی ہے۔ مَیں آپ کے درد کو پہچانتا ہوں لیکن اپنی آہیں، پکاریں اور تڑپیں خدا کے حضور پیش کریں کہ خدا جماعت کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور قادیان و ربوہ میں بھی جلسے ہوں اور خدا اپنے فضلوں سے نوازتا رہے''۔

بارہ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے نیچے دفتر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے دوصد کے قریب مرد، خواتین اور بچے مسجد بیت الہادی کے بیرونی احاطہ میں اکٹھے ہو چکے تھے۔ یہ لمحات ہر ایک کے لئے بڑے ہی پُرسوز تھے۔ چہرے اداس تھے، آنکھیں نم تھیں، بہتوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ہر ایک صبر کے دامن سے چمٹا ہوا اپنی تڑپ اور اپنا درد اور غم اللہ کے حضور پیش کر رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو بلند آواز سے السلام علیکم کہا اور قافلہ پولیس کے ایسکورٹ میں مسجد بیت الہادی سے دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ رات ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی کار Ceremonial Lounge کے باہر آکر رکی۔ ائرپورٹ حکام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور Ceremonial Lounge کے اندر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ائرپورٹ آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی مکمل کی جا چکی تھی۔ امیگریشن آفیسر نے لاؤنج میں آکر اپنی روٹین کی کارروائی مکمل کی۔

لاؤنج میں قیام کے دوران آنریبل آسکر فانانڈیز (Oscar Fernandies) مرکزی وزیر ہندوستان برائے محنت و افرادی قوت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مکرم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان نے موصوف کا حضور انور سے تعارف کروایا۔

جہاز کی روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ برٹش ائرویز سٹاف کے دو ممبران اور ائرپورٹ سیکورٹی کے ایک افسر لاؤنج میں آئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ساتھ جہاز کے اندر لے کر گئے۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان محمد انعام غوری صاحب نے جہاز کے دروازہ تک آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہا۔

برٹش ائرویز کی پرواز BA 149 چار بج کر دس منٹ پر دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ سے لندن (یوکے) کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد 6/دسمبر بروز ہفتہ سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز لندن کے انٹرنیشنل ہیتھرو ائرپورٹ پر اترا۔ جہاز کے دروازہ پر برٹش ائرویز کی سپیشل سروسز کی مینیجر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو Receive کیا۔

امیگریشن کی کارروائی اور سامان کے حصول کے بعد آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ سپیشل سروسز کی مینیجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ائرپورٹ سے باہر تک چھوڑنے ساتھ آئیں۔

مکرم امیر صاحب یوکے، صدر صاحب انصاراللہ یوکے، صدر صاحب خدام الاحمدیہ یوکے اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سبھی کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعدازاں مسجد بیت الفضل کے لئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن پہنچے اور وہاں موجود احباب کو اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساؤتھ انڈیا کی جماعتوں کا دورہ غیر معمولی کامیابیوں سے بھرپور دورہ تھا۔ تبلیغ کے بہت سے نئے راستے کھلے اور کروڑ ہا لوگوں میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اور ہر جگہ اس پیغام نے غیر معمولی اثرات چھوڑے اور جماعتیں ترقیات کے نئے میدانوں میں داخل ہوئیں۔ ان میں ایک نیا عزم، جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔ عبادتوں کے معیار اور قربانی کے معیار بلند ہوئے اور ہر ایک کو ایمان کی حلاوت نصیب ہوئی۔ دلوں کو تسکین عطا ہوئی۔ اخلاص ووفا کے پیمانے بڑھ گئے اور ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہوا۔ یقیناً خلافت احمدیہ کی نئی صدی کے سر پر یہ دن ایسے مبارک دن تھے جو آئندہ آنے والی عظیم الشان فتوحات کے لئے سنگ میل بن گئے اور ان برکتوں سے انشاء اللہ العزیز اس سرزمین پر بسنے والا ہر چھوٹا بڑا سیراب ہوگا۔ اپنے کیا اور غیر کیا سبھی اس چشمہ سے سیراب ہوں گے کیونکہ یہی الٰہی تقدیر ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اب خلافت احمدیہ سے وابستہ کر دی گئی ہے۔ اللہ کرے کہ ہماری زندگیوں میں وہ دن آئیں جب ہم ملک ملک پہلے سے بہت بڑھ کر عظیم الشان فتوحات کے غیر معمولی نظارے دیکھیں اور دنیا کی ہر قوم صرف اور صرف اسی چشمہ سے سیراب اور فیضیاب ہو۔ آمین

☆☆☆☆☆

ھائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure)

(ڈاکٹر عبدالماجد قادیان)

دنیا کے کروڑوں انسان ہائی بلڈ پریشر کی بیماری میں مبتلا ہیں, یہ بیماری اب ایک بڑا مسئلہ بن گئی ہے۔ کیونکہ اس سے اموات تک واقع ہو رہی ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر کو ہائی پر ٹینشن (Hypertension) کہتے ہیں۔ اور لو بلڈ پریشر کو (Hypotension) کہتے ہیں۔

ہائی بلڈ پریشر جسم کے اعضائے رئیسہ جیسے قلب، گردہ اور دماغ کو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔ اچانک حرکت قلب بند ہونا یعنی ہارٹ فیل ہونا بھی اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جب اس بیماری سے اتنا بڑا خطرہ ہوسکتا ہے تو اس پر غور کیا جائے کہ اس بیماری کے پیدا ہونے کی وجوہات کیا کیا ہیں اور اس سے بچنے کے طریقے کیا ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر کی وجوہات درج ذیل ہیں:

(۱) والدین سے وراثت میں (Heredity)
(۲) جسم کی بناوٹ (۳) نسل (۴) جنس (۵) موٹاپا (۶) غذاء (۷) ہارمونز (۸) جذباتیات (۹) سگریٹ نوشی (۱۰) نشہ خوری (۱۱) حد سے زیادہ شور شرابہ والی جگہ (۱۲) سرد موسم

ہائی پر ٹینشن کنبہ در کنبہ چلنے والی بیماری ہے۔ اگر والدین میں کوئی بھی ایک بلڈ پریشر کا مریض ہے تو بچوں میں اس بیماری کے منتقل ہونے کے چانس زیادہ ہیں۔ یہ بیماری چھوٹی عمر میں بھی ہو جاتی ہے۔ اکثر بچے جو اس بیماری میں مبتلا ہے، مشاہدہ بتلاتا ہے کہ ان کے والدین یا ان کے بھی والدین یعنی نانا، نانی اور دادا-دادی بھی اس بیماری میں مبتلا تھے۔ ایسے خاندانوں میں حرکت قلب بند ہونے والی اموات زیادہ ہوتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسے خاندانوں کے بچوں میں اس بیماری کے منتقل ہونے کے تین گنا زیادہ چانس ہوتے ہیں بنسبت نارمل بلڈ پریشر والوں کے۔

Heredity کے علاوہ ہمارے اطراف کا ماحول بھی کبھی کبھی اس بیماری کی وجہ بن جاتا ہے۔ اس بات کے کافی شواہد ملتے ہیں کہ ہمارے بلڈ پریشر کی سطح ہمارے رہنے کی جگہ سے بھی کافی متاثر ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ہم ایسے علاقہ میں رہتے ہیں جہاں پر انڈسٹریز کم ہیں اور ایسے علاقہ میں جاکر بس جاتے ہیں جہاں پر انڈسٹریز زیادہ ہیں تو بھی بلڈ پریشر کی سطح متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے گی۔ درج ذیل باتوں سے بلڈ پریشر کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔

(۱) متوازن وزن اور غذاء سے۔
(۲) نمک اور چکنائی کے کم استعمال سے۔
(۳) محنت اور متحرک زندگی سے۔
(۴) تناؤ سے آزاد اور پُرسکون زندگی سے۔

موٹاپے کا بلڈ پریشر سے گہرا تعلق ہے۔ موٹے لوگ دل کی بیماری میں ہی مبتلا نہیں رہتے بلکہ قبل از وقت موت کا شکار بھی زیادہ بنتے ہیں۔ ضروری ہے کہ وزن پر گہری نظر رکھی جائے۔ جسم سے زیادہ کام لیا جائے۔ اس بات کی کوشش کی جائے کہ جتنی کیلوریز ہم لے رہے ہیں وہ پوری خرچ ہو جائے۔ اس بات کو اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر زیادہ کیلوریز لیکر جسم سے کم کام لیا تو بقیہ فاضل کیلوریز جمع ہوتی رہتی ہیں۔ نتیجۃً وزن بڑھنے لگتا ہے۔

بلڈ پریش کو برھانے میں مرغن غذائیں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ ان غذاؤں سے پرہیز کیا جائے۔ یہ بلڈ پریشر کے ساتھ ساتھ خون میں چکنائی (Lipid یا Cholesterol) کی سطح کو بھی بڑھاتی ہیں۔ جو کہ دل کے دورے کی خاص وجہ بنتی ہیں۔ متوازن اور کم چکنائی والی غذاء ہی استعمال کریں۔ غذاء میں اگر ہری پتوں والی سبزیاں اور تازہ پھل موجود ہوں تو بہتر ہے۔ متوازی غذاء میں مرغ (علاوہ لیگ پیس اور جلد) اور مچھلی (علاوہ جسم کی نچلی سطح) بھی شامل کئے جاسکتے ہیں۔ یاد رہے مرغ کے لیگ پیس اور جلد (جس کا اب استعمال نہیں کیا جاتا) میں اسی طرح مچھلی کے جسم کی نچلی سطح جو کہ تیرتے وقت نیچے کی طرف ہوتی ہے میں سب سے زیادہ چربی ہوتی ہے۔

بلڈ پریشر کو بڑھانے میں نمک کا بھی اہم رول ہے۔ غذاء میں نمک کی مقدار کم کریں۔ شوگر فری دوا کی طرح آجکل بازار میں کم سوڈیم (Low Sodium) والا نمک بھی دستیاب ہے۔ دوا لیتے وقت بھی احتیاط سے کام لیں درد کی ایک دوا جس میں (Diclofenac Sodium) موجود ہے۔ حالانکہ یہ دوا اب کئی ناموں سے (Declofenac Potassium) کے ساتھ بھی موجود ہے۔ پھر بھی ہائی بلڈ پریشر کے مریض کوئی بھی دوا اپنے معالج کے مشورہ کے بغیر نہ لیں۔

کم جسمانی محنت یا حرکت اور جمود والی زندگی بھی اس بیماری کو بڑھانے کی وجہ بنتی ہے۔ زندگی کو متحرک رکھا جائے۔ بیٹھے بیٹھے کام نہ لیا جائے بلکہ خود اٹھ کر اپنے آپ کیا جائے۔ جس طرح کوئی مشینری یا گاڑی یا کوئی اوزار اگر استعمال میں نہ لیا جائے تو وہ زنگ آلود اور کام کرنے کے لائق نہیں رہ جاتا ٹھیک اسی طرح انسانی جسم بھی آرام دہ اور جمود والی زندگی سے لچک دار نہیں رہتا اور آدمی جلد ہی بستر سنبھال لیتا ہے۔ اس کا شکار دفاتر میں کام کرنے والے لوگ زیادہ ہوتے ہیں۔ دفتر میں کام کرنے والے لوگ اپنے دفتر کا ڈھانچہ اس طرح تیار کریں کہ ۴۵ منٹ سے زائد لگاتار نہ بیٹھا جائے بلکہ حرکت بھی ہوتی رہے۔ جیسے بیٹھنے کی کرسی اور میز کمرے کی وسعت کے حساب سے بالکل بیچ میں ہو کمرے کے ایک کونے میں فائل وغیرہ رکھنے والی الماری ہو، دوسرے کونے میں ٹیلیفون رکھا ہو، تیسرے کونے میں گلاس اور پانی رکھا ہو اور اسی طرح چوتھے کونے میں ٹی وی وغیرہ رکھا ہو جو کہ بغیر ریموٹ کے استعمال کیا جائے۔ غرض یہ کہ دفتر میں ہی فائل اٹھانے، فون سننے، پانی پینے اور ٹی وی آن کرنے یا بند کرنے کے لئے اُٹھ کر ہی جانا پڑے۔ یہ ایک آئیڈیل دفتر کا ڈھانچہ ہے جو کہ آپ کی صحت کی بھی ضمانت لیگا۔ گھر پر بھی اسی طرح کا انتظام اپنی گنجائش کے مطابق کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی روزانہ کم از کم ۴۰ سے ۶۰ منٹ تیز رفتار کے ساتھ صبح یا شام کو جب کہ ماحول میں آلودگی کی سطح کم رہتی ہے، سیر ضرور کی جائے۔ یہ بھی اس بیماری سے دور رہنے کے لئے کافی ہے۔ ساتھ ہی شوگر، تیزابیت، عارضۂ قلب اور جوڑوں کے دردوں میں بھی مفید ہے۔

سگریٹ نوشی جس میں سگریٹ، بیڑی، حقہ، سگار اور پان مسالہ وغیرہ شامل ہے، بھی انتہائی نقصان کا باعث ہیں۔ قطعاً استعمال نہ کریں۔ جذباتی، جلد باز اور غصہ والے لوگ بھی اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ کسی کام کو مقررہ وقت میں پورا کرنے یا کسی شئے مطلوبہ کو جلد حاصل کرنے اور خاص طور پر بچے اپنے امتحانات کے دنوں میں اپنے اوپر ضرورت سے زیادہ تناؤ لا دلیتے ہیں۔ یہ فالتو تناؤ بھی بلڈ پریشر کو بڑھاتا ہے۔"

☆☆☆☆☆

اُمراء و صدر صاحبانِ جماعت متوجہ ہوں!

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی روشنی میں جملہ اُمراء و صدر صاحبان کی آگاہی کیلئے تحریر ہے کہ پیارے آقا نے سال رواں 2008-09 کیلئے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو حصول وعدہ جات و وصولی چندہ تحریک جدید کا ٹارگیٹ -/75,00,000 روپے اور ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید کی تعداد کم از کم ایک لاکھ تک پہنچانے کا ٹارگیٹ مرحمت فرمایا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے موجودہ بجٹ چندہ تحریک جدید میں کم از کم 50% اور تعداد چندہ دہندگان میں کم از کم 33% کا اضافہ کیا جانا ناگزیر ہے۔ جو امراء و صدران کرام کے خصوصی تعاون کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ حضور انور کے مرحمت فرمودہ ہر دو ٹارگیٹس کو پورا کرنے کیلئے محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید کی جانب سے آپ کی خدمت میں ضروری سرکلرز بھجوائے جاچکے ہیں اور انسپکٹران تحریک جدید بھی اس غرض سے اپنے اپنے حلقوں میں کوشاں ہیں۔ لہٰذا جملہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کی مکمل تجنید کو مدنظر رکھ کر بغور جائزہ لیں کہ جو افراد تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہیں کیا وہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مقرر فرمودہ معیار کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر ایسا نہیں تو ان کی قربانی کے معیار کو بہتر بنائیں۔ اسی طرح بشمول مرد و زن و بچگان جو افراد تا حال اس جہاد کبیر میں شمولیت کے ثواب سے محروم ہیں انہیں بھی تحریک جدید کیلئے معیاری قربانی پیش کرنے والے مخلصین کے زمرہ میں شامل کریں۔

واضح رہے کہ خلفاء سلسلہ نے نو مبائعین کو بھی تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل کئے جانے کی تاکید فرمائی ہے اور اسے ان کی تربیت کیلئے ضروری قرار دیا ہے۔ خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر ارشاد کو کماحقہٗ عملی جامہ پہنانا امراء و صدر صاحبان اور عہدیداران جماعت کی اولین ذمہ داری ہے۔ اور اس اہم ذمہ داری سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کیلئے امراء و صدر صاحبان کا خود مستعد ہونا اور اپنے سیکرٹریان تحریک جدید کو بھی فعال بنانا ازبس ضروری ہے۔ براہ مہربانی اس تعلق سے کی جانے والی اپنی مخلصانہ مساعی کے خوشکن نتائج سے دفتر وکالت مال کو بھی ساتھ کے ساتھ مطلع فرماتے رہیں تا حضور پُرنور کی خدمت میں پیش کی جانے والی ماہانہ رپورٹ کارگذاری میں بغرض دعا آپ کی رپورٹ کو بھی شامل کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

اعلان برائے اسامی نور ہسپتال قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے تحت چل رہے نور ہسپتال قادیان میں ایک اسامی برائے "سینئر لیب ٹیکنیشین" کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار کی کم از کم تعلیمی لیاقت B.Sc ہو اور تین سالہ لیب ٹیکنیشین کا کورس کیا ہوا ہو نیز کسی شہرت یافتہ لیبارٹری سے کم از کم پانچ سال کا کام کرنے کا تجربہ ہو۔

امیدوار کو بعد تقرری 4750-131-5798-175-7898-207-9554 کے گریڈ پر گذارہ بھتہ ماہانہ ادا کیا جائے گا۔

۱۵/اپریل ۲۰۰۹ء تک اپنے تعلیمی، تکنیکی اور تجربہ کی اسناد کے ہمراہ رجوع کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال قادیان۔ **فون نمبر**:09872720026)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نوٹ: وصیت نمبر 17984 تا 18082 وصایا گذشتہ شمارہ مورخہ 13/نومبر 2008ء شمارہ نمبر 46 میں شائع ہوچکی ہیں۔

وصیت 18083:: امۃ السمیع بنت مکرم ایاز محمود قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ذاتی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت مورخہ 1/2/08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ طارق محمود الامۃ امۃ السمیع گواہ ایاز محمود

وصیت 18084:: میں وحید احمد ولد مکرم خلیل احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر احمد چیمہ العبد وحید احمد گواہ اظہر احمد خادم

وصیت 18085:: میں مظفر خان ولد مکرم مقبول خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمد ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد مظفر خان گواہ طاہر احمد

وصیت 18086:: میں محمود راوت ولد مکرم علی حسن الرحمٰن قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال تاریخ بیعت 4/3/05 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد کے ملنے پر دفتر کو اطلاع کردی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید احمد العبد محمود راوت گواہ ایم ابوبکر

وصیت 18087:: میں عمران خان ولد حسن دین قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 20/4/03 ساکن قادیان ڈاکخان قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد ملنے پر دفتر کو اطلاع دے دوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید احمد العبد عمران خان گواہ ایم ابوبکر

وصیت 18088:: میں سبحان خان ولد رحمان خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر العبد سبحان خان گواہ ایم ابوبکر

وصیت 18089:: میں ونود چھتری ولد رمیش چھتری مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 16 سال تاریخ بیعت جون 2007ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1//2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین کی وفات ہوچکی ہے دو بھائی ہیں جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر العبد ونود چھتری گواہ سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت 18090:: میں محمد بابو الحسین ولد نور محمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد محمد بابو الحسین گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18091:: میں مشتاق احمد ولد مطیع الرحمٰن قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد مشتاق احمد گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18092:: میں رشید خان ولد درشن خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/12/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر العبد رشید خان گواہ سلطان احمد ظفر

وصیت 18093:: میں شیخ نبی بابو ولد شیخ مستان قوم احمد مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد شیخ نبی بابو گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18094:: میں امیر احمد ولد مینیجر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز

کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبدامیر احمد گواہ جاویداحمدلون

وصیت 18095:: میں پی فضل احمد ولد احمد کٹّی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد پی فضل احمد گواہ جاویداحمدلون

وصیت 18096:: میں محمد مظفر پاشا ولد لعل محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبدمحمد مظفر پاشا گواہ جاویداحمدلون

وصیت 18097:: میں محمد روشن علی ولد محمد فیروالدین شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش 13/8/1975 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر العبد محمد روشن علی گواہ محفوظ الرحمٰن فانی

وصیت 18098:: میں محمد قدوس اعظم ولد خلیل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبدمحمد قدوس اعظم گواہ جاویداحمدلون

وصیت 18099:: میں اشتیاق احمد ولد محمد صدیق قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبداشتیاق احمد گواہ جاویداحمدلون

وصیت 18100:: میں جرنیل خان ولد بوٹا محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر العبدجرنیل خان گواہ ایم ابوبکر

وصیت 18101:: میں محمد عبدالرحمٰن ولد مولانا محمد رضاء الکریم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد محمد عبدالرحمٰن گواہ جاویداحمدلون

وصیت 18102:: میں حبر جبیں حسین ولد سعید الاسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبدحبر جبیں حسین گواہ جاویداحمدلون

وصیت 18103:: میں محمد صورت جمال ولد عبدالرؤف قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبد محمد صورت جمال گواہ جاویداحمدلون

وصیت 18104:: میں بھولا خان ولد نذیر خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر العبدبھولا خان گواہ جاویداحمدلون

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ نمبر 16

ہمیشہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کے حقوق کے لئے صف اوّل میں رہی ہے اس کے مقابل پر مولویوں نے جو کردار ادا کیا اس کے بارہ میں بھی حضور ایدہ اللہ نے بعض حقائق پیش فرمائے۔ فرمایا ۱۹۵۳ء میں فسادات ہوئے۔ ۱۹۷۴ء میں اُس وقت کی حکومت نے اسلام کے نام پر مولویوں کے ساتھ مل کر احمدیوں پر ظلم کی جو داستانیں رقم کی ہیں اور جو ظلم و بَربریت کے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ آئندہ جب انصاف پسند مؤرخ آئے گا تو پاکستان کی تاریخ کا یہ باب تاریک سیاہی کی شکل میں لکھا جائے گا۔ پھر ۱۹۸۴ء میں ایک آمر نے اس قانون کو جو ۱۹۷۴ء میں بنایا گا تھا، اسمبلی میں پاس کیا اور مزید سختی پیدا کی تا کہ احمدیوں کو ختم کردے اور بڑے طمطراق سے یہ وعدہ کیا کہ میں احمدیت کے اس کینسر کو ختم کردوں گا نتیجہ یہ نکلا کہ احمدیت تو ترقی پہ ترقی کرتی جارہی ہے اور وہ لوگ خود اللہ کی چکّی میں پِس رہے ہیں ان تمام ظلموں کے باوجود جو جماعت احمدیہ پر روا رکھے گئے، خلافت احمدیت کی برکت سے ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مدد فرماتے ہوئے جماعت کو ان ابتلاؤں سے نکالا۔ جماعت نے جو صبر کے نمونے ان حالات میں دکھائے اور آج تک دکھا رہی ہے، یہ خلافت سے وابستگی کا نتیجہ ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عہد بیعت کرنے والے اس عہد کو پورا کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری عطا فرمائی تھی کہ مسلمانوں کے بگڑ جانے کے بعد وہ چاند طلوع ہوگا جس نے سراج منیر سے روشنی پا کر تا قیامت روشنی پھیلاتے چلے جانا تھا اور اس کا سلسلہ بھی دائمی ہونا تھا اور ہمیشہ دنیا کے دلوں کو روشنی و خوبصورتی بخشتے رہنا تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم فرزند کی قائم کردہ جماعت کا ایک دور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو شروع ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہامًا فرمایا جس کا ''ازالہ اوہام'' میں آپؑ نے ترجمہ یوں فرمایا ہے کہ جب تو نے اس خدمت کے لئے قصد کرلیا تو خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ایک کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے رُوبرو بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں خدا سے بیعت کریں گے خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

فرمایا: آپؑ نے اللہ کے حکم کے مطابق ۲۳ مارچ کو بیعت لی اور سینکڑوں خوش قسمت اس کشتی میں سوار ہوئے اور یہ تعداد بڑھتے بڑھتے آپ کی زندگی میں ہی لاکھوں تک پہنچ گئی اور ان بیعت کرنے والوں نے اپنی بیعت کے حق بھی ادا کئے اور اللہ نے بھی اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور وہ روحانی منازل طے کرتے چلے گئے۔ ان پر بھی مخالفت کی خوفناک آندھیاں چلیں۔ اپنوں، غیروں کی دشمنی کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض کو شہید بھی کیا گیا۔ جن میں سے بڑے شہید صاحبزادہ عبد اللطیف ہیں جنہیں ظالموں نے سنگسار کر کے شہید کیا۔ ان واقعات نے قرونِ اولیٰ کے ان ظلموں کی یاد تازہ کردی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر روا رکھے گئے تھے لیکن تمام مخالفتوں کے باوجود یہ سلسلہ ترقی کی منازل طے کرتا گیا۔ آخر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ نے اپنے ذمہ سپرد کام کی تکمیل کر کے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے اور پھر آپؑ کی جماعت کا دوسرا دور قدرت ثانیہ کی صورت میں شروع ہوا۔ جو خلافت ہے۔

پس آج بھی ہم خوش قسمت ہیں کہ خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کی وجہ سے اس کشتی میں سوار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنائی۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے اوپر ہے دنیا قعرِ مُذلّت میں گرتی جارہی ہے اور احمدی اپنے قادر و توانا خدا کے فضلوں کے نظارے دیکھ رہے ہیں۔ ۱۹۰۸ء سے لیکر آج تک نئے سے نئے حربوں کے ساتھ دشمن جماعت کو ختم کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر بڑے ابتلاء کے بدنتائج اور دشمن کی مذموم کوششوں سے جماعت کو محفوظ رکھتا جارہا ہے اور جوں جوں جماعت اللہ کے وعدوں کے مطابق دنیا میں پھیل رہی ہے حسد اور مخالفت کی آگ بھی بڑھ رہی ہے اور جہاں جہاں نام نہاد علماء کہلانے والوں کا بس چلتا ہے وہ خدا کے نام پر ظلم کرنے سے نہیں چوکتے۔ لیکن ہر مخالفت اللہ کے فضل سے ہر احمدی کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور ہر احمدی اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ ہماری مخالفتیں ہماری ترقی میں کھاد کا کام دیتی ہیں۔

فرمایا: گذشتہ خطبہ میں مَیں نے بلغاریہ میں مخالفت کا ذکر کیا تھا کچھ تو ان میں نئے احمدی ہیں کچھ چند سال پہلے احمدی ہوئے انہیں وہاں کی پولیس نے ہراساں کیا ہے ان لوگوں کو جب میں نے سلام بھجوایا اور حال پوچھا تو مربی صاحب نے ہر ایک سے انفرادی رابطہ کیا اور جب پیغام دیا تو ہر ایک کا یہی جواب تھا کہ اللہ کے فضل سے ہم ایمان میں مضبوط ہیں اور یہ مخالفتیں تو کوئی چیز نہیں اور میرے لئے پیغام بھجوایا کہ آپ فکر نہ کریں ہم ہر قسم کی تکلیف برداشت کریں گے جماعت کی خاطر۔ ہمارے لئے دعا کرتے رہیں۔

اسی طرح ہندوستان کی بعض جماعتوں میں بھی نام نہاد ملاؤں کی طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ فرمایا ان ظلم کرنے والوں اور اس ظلم پر آنکھیں بند کرنے والوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک جماعت کے ساتھ دنیوی طاقت تو نہیں ہے مگر خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے وہ ہمارا مولیٰ ہے جب ہماری مدد کو آتا ہے تو ہر چیز کو خس راہ کی طرح اڑا کر رکھ دیتا ہے۔ جب اس کی تدبیر چلتی ہے تو کوئی اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ پس ہندوستان کے احمدی بھی صبر اور حوصلے سے کام لیں دُعاؤں میں زیادہ شدت پیدا کریں اور اپنے رب سے تعلق کو پہلے سے بڑھ کر بڑھائیں۔ اسی طرح آج کل پاکستان میں بھی احمدیوں کی مخالفت عروج پر ہے۔ ہر مخالفت کے بعد جماعت کے قدم پہلے سے آگے بڑھے ہیں۔ یہ چیز ثابت کرتی ہے کہ جماعت کسی انسان کی قائم کردہ نہیں بلکہ خدا کی قائم کردہ جماعت اور خدا کا ایک نشان ہے۔

حضور انور نے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اس لئے ان کو میں کہتا ہوں عقل سے کام لیں اور خدا تعالیٰ سے مقابلہ سے باز آئیں اور اللہ کے آگے جھکتے ہوئے توبہ و استغفار کریں۔ لیکن ان لوگوں کی آنکھوں اور دل پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ خدا کے نام پر خدا کے بندوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ پس یہ ظلم احمدیوں کو ہر جگہ خدا کا قرب دلا رہے ہیں۔

خطبہ جمعہ کے دوران حضور نے پاکستان میں شہید ہونے والے دو میاں بیوی کا بھی ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ خطاب وزیر اعظم کینیڈا صفحہ نمبر 16

ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت مستقبل قریب میں سیسکاٹون، بریمپٹن اور وینکوور میں بھی اس جیسی پُر شکوہ مساجد بنانے میں سرگرم عمل ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد یہاں کینیڈا میں پھل پھول رہے ہیں۔

خواتین و حضرات! جو لوگ اس جماعت کو جانتے ہیں، ان کے لئے یہ بات کسی تعجب کا ہرگز باعث نہیں ہونی چاہئے کہ اس جماعت کے افراد کتنی قربانی اور وقف کی روح رکھتے ہیں، احمدیہ مسلم جماعت کا امن عامہ سے لگاؤ، عالمی بھائی چارہ اور خدا تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنے میں بہت مشہور ہیں۔ اور ان لوگوں کی یہی آن، جان اور پہچان ہے اور یہی دراصل حقیقی اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔

احمدی رفاہ عامہ میں انسانیت کی بھلائی کے لئے بڑے بڑے کام کرتے ہیں جیسے طبی و تعلیمی سہولتوں میں آگے قدم بڑھاتے ہیں نیز اس طرح کی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ جات میں بھی یہ لوگ بہت مشہور ہیں۔ پھر احمدیہ دنیا میں جہاں کہیں بھی بستے ہیں وہ اس بات میں بھی مشہور ہیں کہ وہ اپنے سے بڑی کمیونٹی کو ساتھ لے کر ان کے دوش بدوش چلتے ہیں اور امن اور آشتی کے ساتھ ان علاقوں میں سکون کی زندگی گزارتے ہیں جہاں مختلف عقائد، مختلف مذاہب، مختلف تہذیب و تمدن اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں، ان لوگوں کے ساتھ مل کر پر امن طریق سے رہتے ہیں۔ اور معاشرہ کے عظیم تر مقاصد میں پُر جوش انداز میں حصہ لینے میں خاصی شہرت رکھتے ہیں۔

یہی وہ خوبیاں، اوصاف اور روایات ہیں جو مختلف النوع لوگوں کی کثیر تعداد کو ان روایات پر یقین رکھنے والی کینیڈین سوسائٹی کے رجحانات سے ہم آہنگ کرتی ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت اس کی ایک بہترین مثال ہے اور جب ہم Pluralism یعنی کثیر اور مختلف طبقات کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جانے کی بات کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ صرف ہمارے درمیان اختلافات کے اعتراف کا نام نہیں بلکہ ہم ایک متحد اور مضبوط کینیڈا کی تعمیر کے لئے باہم سیکھنے اور عمل کرنے کا نام ہے۔ اور ہم سب ایک مضبوط، مستحکم اور متحد کینیڈا دیکھنا چاہتے ہیں۔

ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں۔ جو دنیا کے بہت سے مذاہب اور تہذیبوں کو گلے لگاتا ہے۔ ہماری حکومت کے نزدیک یہی تنوع ہمارے معاشرہ کی سب سے بڑی اساس ہے اور ہم اسی قوم اور مختلف النوع معاشرے کو یکجا کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اور اسی میں ہماری مضبوطی اور استحکام کا راز مضمر ہے۔

یہ جماعت خوب اچھی طرح سے جانتی ہے کہ امتیاز اور تفریق کیا ہوتے ہیں اور عقائد کے اختلاف کی بناء پر ظلم و ستم کیسے سہا جاتا ہے؟ اس کا ان کو خوب تجربہ ہے۔ اس لئے آپ کو یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ یہاں کینیڈا میں اور اسی طرح تمام دنیا میں آزادی مذہب کی ترویج اور اس کی حوصلہ افزائی امن عالم کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہماری حکومت بغیر کسی تذبذب کے ایسی آزادی کی حامی ہے اور ہم ہر ایسی کوشش کی مذمت کرتے ہیں جو لوگوں کو اُن کے عقیدہ کے مطابق آزادی سے زندگی گزارنے اور عبادت کرنے کے حق کی خلاف ورزی کرے۔ **ہم اس معاملہ میں حضور انور کے ساتھ پورے طور پر متحد ہیں اور انہیں آزادی مذہب کا پرچار کرنے والا ایک دلیر اور بہادر چیمپین قرار دیتے ہیں اور ہم خلیفہ کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ برملا اور بلا خوف و خطر ان متشدد طریقوں اور عقائد کی مذمت کرتے ہیں جو متشدد لوگ تشدد کرنے کے لئے بطور جواز پیش کرتے ہیں اور جنہوں نے مذہب کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔** تاہم خدا کی ہستی کے بارہ میں ہم کوئی بھی عقیدہ رکھیں لیکن یہ بات بالبداہت غلط ہے کہ اس کے نام پر قتل و غارت کا بازار گرم کیا جائے۔ ہم قتل و غارت کو ایک فاش غلطی سمجھتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ تمام کیلگری کے عوام، صوبہ البرٹا کے عوام اور تمام کینیڈا کے عوام اس مسجد کو دیکھ کر محسن اسلام کا صحیح اور اصل چہرہ دیکھ سکیں گے اور ان کو بھی جو اس کے نام کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ عوام آپ کی کینیڈا کے ساتھ محبت اور آپ کی حب الوطنی کو دیکھ سکیں گے۔ احمدیوں نے کینیڈا کو گلے لگایا ہے اور اب کینیڈا نے بھی احمدیوں کو گلے لگالیا ہے۔

آپ نے اس عظیم الشان مسجد بیت النور کی ایک پھلتے پھولتے شہر کیلگری میں تعمیر کر کے اس بات کا واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ ہمارے اس عظیم ملک میں آپ نے اپنا جائز مقام حاصل کر لیا ہے۔ بہت بہت مبارک ہو۔ خدا آپ کو برکت پر برکت دے۔ (خدا حافظ)

(بشکریہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۸ء)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 26th March 2009 | Issue No. 13

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے

ہماری فتح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانا ضروری ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰/مارچ ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مواقع پر جماعت کو جو نصائح فرمائیں اور جماعت کے قیام کی غرض اور احباب کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے اس حوالے سے میں اس وقت چند باتیں آپ کے سامنے پیش کروں گا تا کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا بھی احساس بڑھے اور ہم اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں اور ان فضلوں کے وارث بن سکیں جو جماعت سے وابستہ رہ کر ہمیں ملیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کے قیام کی غرض و غایت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس سلسلے میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم میں سے بعض کو اپنے بزرگوں کی وجہ سے اس سلسلے کو شناخت کرنے کی توفیق ملی اور ہم احمدی خاندانوں میں پیدا ہوئے اور بعض کو خود اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور وہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور یہ سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ جاری رہے گا تا کہ ہم اس گروہ خاص میں شامل ہو جائیں جس نے شیطان کے خلاف اسلام کی آخری جنگ لڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بننا ہے۔ اس وجہ سے ہم کو بعض ممالک میں سختیوں اور ابتلاؤں سے بھی گذرنا پڑ رہا ہے لیکن اس عظیم مقصد اور غرض کے حصول کے لئے ہماری قربانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں ہمیشہ ان ابتلاؤں اور امتحانوں سے آگاہ فرماتے رہے۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں خوشخبریاں بھی دیں۔

فرمایا آج ہم اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو بعض ملکوں میں بعینہٖ پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں اور آج بھی جو احمدی قربانیاں کر رہے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے اجر پانے والے ہیں۔ ان دنوں میں خاص طور پر پاکستان میں اور ہندوستان میں بھی غیر احمدیوں نے نومبائعین کے ساتھ انتہائی قسم کا ظلم روا رکھا ہے۔ پاکستان میں بھی نئی حکومت کے بعد احمدیوں پر ہر قسم کی ظلم و زیادتی ہے۔ مولویوں کو حکومت نے کھلی چھٹی دی رکھی ہے ان کے عزائم انتہائی خوفناک اور خطرناک ہیں ایک تو ویسے بھی ملک میں لاقانونیت کا دور دورہ ہے اور پھر احمدیوں کے لئے کسی قسم کی مدد کرنے کے قابل نہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ جب بھی یہ لوگ جماعت کے خلاف کوئی بڑا منصوبہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے مکر ان پر لوٹا دیتا ہے اور ان کو اپنی پڑ جاتی ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں۔ پس جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ اس جماعت میں داخل ہوئے ہیں جو اس زمانے کے امام نے بنائی۔ اس لئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ثبات قدمی اور استقامت مانگتے ہوئے صبر اور حوصلے کا ہمیشہ اور ہر وقت مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آخری فتح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی ہی ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ان شیطانی اور طاغوتی قوتوں کو شکست دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم فرمایا ہے۔ لیکن ایک بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ بیرونی شیطان کو شکست دینے کے لئے اندرونی شیطان کو بھی زیر کرنا ہے۔ کیونکہ ہماری فتح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانا ضروری ہے۔

فرمایا: تاریخ ہمیشہ اس بات پر گواہی دے گی کہ خلافت احمدیہ ہی ہے جو جماعت کے افراد کی روحانی مادی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ مسلم امت کے لئے بھی اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

احمدیہ مسلم جماعت نہ صرف کیلگری میں ایسی عظیم الشان اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کی وجہ سے قابل ستائش ہے بلکہ اس ملک اور دنیا بھر میں اور ان کی قیام امن کے لئے مساعی، صبر و تحمل، رواداری، ہم آہنگی، یکجہتی، وحدت اور اتحاد کے حوالے سے بھی قابل تعریف ہے

مسجد النور کیلگری کے افتتاح کے موقعہ پر وزیر اعظم کینیڈا، عزت مآب Stephen Harper کا تاریخی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵/ جولائی ۲۰۰۸ء کو مسجد بیت النور کیلگری کا شاندار افتتاح فرمایا اس موقع پر وزیر اعظم کینیڈا، عزت مآب Stephen Harper نے جلیل القدر خطاب فرمایا۔ ان کی تقریر کے متن کا اردو ترجمہ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

حضور انور!

بہت بہت شکریہ۔ افتتاحی تقریب میں شمولیت کی دعوت کا بہت بہت شکریہ۔ نسیم مہدی! (مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا و نائب امیر اوّل) میرے تعارف کا بہت بہت شکریہ۔

السلام علیکم!

میں سب سے پہلے حضور انور کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کینیڈا میں ایک بار پھر تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ حضور انور سے میری پہلی ملاقات کی حسین یادوں کا مجھے اعتراف ہے جو میں نے آپ کے تاریخی دورہ ۲۰۰۵ء میں ٹورانٹو میں کی تھی۔ یہ بڑی ہی خوش آئند بات ہے کہ خلافت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کی عالمگیر تقریبات کے دوران آپ کینیڈا میں تشریف فرما ہیں۔

میرے ساتھیو! ممبران اسمبلی کینیڈا۔ آرٹ ہنگر Art Hanger ممبر آف پارلیمنٹ، میں جانتا ہوں رحیم جعفر بھی یہاں پر ہیں۔ دیپک ابھرائے Deepak Obhrai، سینٹر بیرٹ براؤن Bert Brown، میں Alex McDonough کو بھی دیکھ رہا ہوں۔ Stephane Dion، قائد حزب اختلاف بھی یہاں پر موجود ہیں۔ میں مختلف صوبوں کے ممبران اور ممبرز لیجسلیٹو کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ وزیر سٹیونز Stevens بھی یہاں پر موجود ہیں اور البرٹا حکومت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ میں میئر برون کونیر Bronconnier کو لی یورکیوہارٹ Aldernan Colley-Urquhart, اور دیگر میونسپل کونسلرز کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں اور ان کے علاوہ دوسرے تمام معزز مہمانوں کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔

میرے کینیڈین دوستو! میں اپنا خطاب شروع کرنے سے بیشتر حضور انور کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے خدا کے اس عالی شان اور پرشکوہ گھر کے افتتاح کے موقع پر مجھے بھی شمولیت کی دعوت دی ہے۔ یہ مسجد کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد ہے اور کیلگری کی مختلف اہم عمارات میں اعلیٰ فن تعمیر کے خزائن کے مجموعہ میں یقیناً ایک قابل دید اور نہایت مفید اضافہ ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت نہ صرف کیلگری میں ایسی عظیم الشان اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کی وجہ سے قابل ستائش ہے بلکہ اس ملک اور دنیا بھر میں اور ان کی قیام امن کے لئے مساعی، صبر و تحمل، رواداری، ہم آہنگی، یکجہتی، وحدت اور اتحاد کے حوالے سے بھی قابل تعریف ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت نہ صرف کیلگری میں بلکہ سارے کینیڈا میں مبارکباد کی مستحق ہے۔ اگرچہ احمدیہ مسلم جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو ہمارے ملک میں نئے آنے والوں پر مشتمل ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس منصوبے کی کامیابی و کامرانی ظاہر کرتی ہے کہ کینیڈا میں احمدیہ مسلم جماعت اپنے ایمان میں بہت مضبوط اور مستحکم ہے اور ان کی صفوں میں باہم اتحاد و یگانگت اور یکجہتی پائی جاتی ہے۔ مجھے یہ معلوم

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں